عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

جلد: ۴۱ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ تا یکم محرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ جولائی ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۲۸

امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
فضائل و مناقب

نفاذِ اسلام کی جدّوجہد
معروضی صورت حال پر ایک نظر

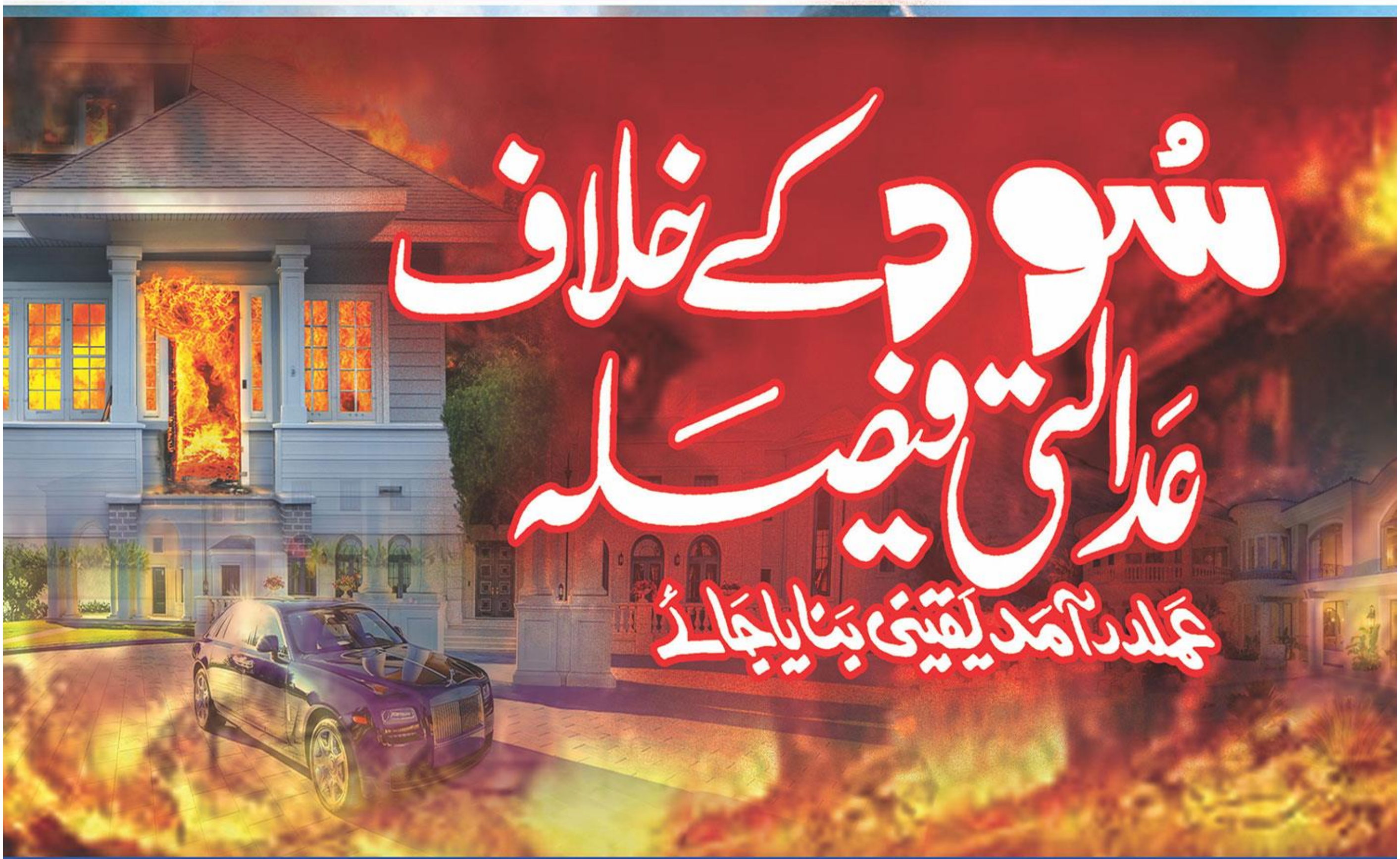

سود کے خلاف عدالتی فیصلہ
عملدرآمد یقینی بنایا جائے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

زکوٰۃ کے لئے مال پر سال گزرنا ضروری ہے

س:...... ایک شخص کے پاس چالیس لاکھ روپے ہیں جو ضرورت کے لئے ہیں، کیونکہ اس رقم سے گھر خریدنا ہے۔ اس رقم پر سال بھی نہیں گزرا تو کیا اس شخص پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور قربانی کے بارے میں بھی بتائیں، کیا اس پر قربانی واجب ہوگی؟

ج:...... جی ہاں! اس شخص پر قربانی واجب ہے اور اگر یہ شخص پہلے سے ہی صاحبِ نصاب ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو زکوٰۃ نکالنے کے وقت اگر یہ رقم اس کے پاس موجود ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، سال گزرنا شرط نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ شخص پہلے سے صاحبِ نصاب نہیں تھا تو ایسی صورت میں اس رقم کے اوپر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی، سال پورا ہونے سے پہلے ہی اگر استعمال ہوگئی تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

حدودِ حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب

س:...... کیا حدودِ حرم میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ کا ثواب ملتا ہے یا صرف مسجدِ حرام میں ہی ملتا ہے اور کوئی بھی نماز خواہ نفل ہو یا فرض ہو اس پر بھی ایک لاکھ کا ہی ثواب ملتا ہے؟

ج:...... حدودِ حرم میں کی گئی نیکی پر ایک لاکھ کے برابر اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، خواہ مسجد حرام میں نماز پڑھیں یا حدودِ حرم میں موجود دوسری مساجد میں نماز پڑھیں۔ خواہ نفل پڑھیں یا فرض نماز پڑھیں یا نیکی کے دیگر اعمال کریں سب کا اجر اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ایک لاکھ کے برابر ہی ملے گا۔

احرام میں جرابیں، موزے پہننا

س:...... کیا احرام کی حالت میں جرابیں پہن سکتے ہیں، جو چمڑے کے موزے نہ ہوں وہ پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... احرام کے لئے صرف دو چادریں استعمال کی جاتی ہیں، ایک ازار کے لئے اور دوسری اوڑھنے کے لئے، اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا کپڑا جو جسم کی ساخت پر بنایا گیا ہو یا سیا گیا ہو پہننا منع ہے، جیسے موزے، ٹوپی، انڈرویئر وغیرہ۔ اس لئے جرابیں، موزے یا ایسے جوتے جس سے پاؤں مکمل طور پر ڈھک جائیں پہننا جائز نہیں ہے۔

احرام میں داخل ہونے سے پہلے خوشبو لگانا

س:...... کیا احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو لگا سکتے ہیں؟ کیونکہ احرام میں داخل ہونے کے بعد خوشبو تو آتی رہے گی؟

ج:...... احرام میں داخل ہونے کے بعد خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے، جبکہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو کا استعمال سنت ہے۔ اس لئے احرام میں داخل ہونے سے پہلے خوشبو لگانا درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ ملتان

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ ۲۳ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ تا یکم محرم الحرام ۱۴۴۴ھ، مطابق ۲۳تا ۳۱؍جولائی ۲۰۲۲ء شمارہ:۲۸

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سود کے خلاف عدالتی فیصلہ.....	۴	اداریہ
نفاذِ اسلام کی جدوجہد....	۷	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ....	۹	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم....	۱۳	قاضی محمد فیاض عالم قاسمی
میٹرو بس ختم نبوت اسٹیشن، راولپنڈی.....	۱۶	مولانا محمد طیب، راولپنڈی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا دورۂ پشاور	۱۸	مولانا عابد کمال، پشاور
عیسائی پادریوں سے چند سوالات (۷)	۲۱	مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ
تبلیغی و دعوتی اسفار	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی عبدالجلیل کوٹ ادو	۲۷	〃 〃 〃 〃 〃 〃

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

سود کے خلاف عدالتی فیصلہ

عمل درآمد یقینی بنایا جائے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

پاکستان ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے معرض وجود میں آیا ہے، نفاذِ اسلام اس ملک کی تخلیق کا باعث ہے اور اسلام کے مکمل نافذ ہوجانے تک یہ ملک اپنی منزل سے ابھی دور ہے۔ اسلام کامل ومکمل دین ہے جو ہر شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی کرتا ہے، اسلامی اقتصاد ومعیشت بھی ایسا شعبہ ہے جس میں اسلام کے واضح احکام موجود ہیں، لیکن بدقسمتی سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی باگ ڈور شروع سے جن ہاتھوں میں رہی وہ دیگر معاملات کی طرح معیشت کے بارہ میں بھی مغرب کے سودی نظام سے متاثر رہے اور روزِ اول سے مملکت پاکستان کے قلب وجگر سود جیسے حرام خون سے غذا پانے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آج پاکستان معاشی ابتری اور مالی بحران کے دہانے پر کھڑا ہے، خدا اور اس کے رسول سے جنگ کے نتائج بھلا اور کیا ہوں گے؟ مختلف ادوار میں حکمرانوں نے معیشت کو سود سے پاک کرنے کے اعلانات ضرور کیے لیکن عملی میدان میں کوئی کارکردگی نہ دکھا سکے۔

قیامِ پاکستان کے پہلے ہی سال کے اندر جولائی ۱۹۴۸ء میں بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر واضح ہدایات دیں کہ اسٹیٹ بینک اسلامی اصولوں پر نظامِ معیشت قائم کرنے کے عملی اقدامات کرے، لیکن ان ہدایات کو عملی جامہ نہ پہنایا گیا بلکہ الٹا جنرل ایوب خان کے دورِ آمریت میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے سود کو ’’مشرف بہ اسلام‘‘ کرنے کی کوششیں کی، یعنی سود ہی کو نعوذ باللہ حلال اور جائز قرار دے کر سارا قصہ ہی نمٹا دیا جائے۔ گویا خود بدلتے نہیں قرآن کو بدلتے دیتے ہیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن تو سود کو کلمہ پڑھا کر مسلمان نہ کر سکے مگر اس جرم عظیم کی پاداش میں اپنے ساتھ ساتھ ایوب خان کی بھی لٹیا ڈبو گئے، یوں یہ کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین میں سودی نظام کی جگہ اسلامی معاشی نظام کے حق میں قانون سازی کی گئی، ۱۹۷۷ء میں فوج کے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد چند اقدامات کیے گئے، جن کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل وجود میں آئی، وفاقی شرعی عدالت قائم کی گئی، ان اداروں میں ملک کے جید علمائے کرام کو لیا گیا تاکہ وہ اسلامی معیشت کی طرف پیش قدمی کرنے میں راہ ہموار کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی وفاقی شرعی عدالت کو دس سال تک کے لئے مالیاتی امور سے متعلق کوئی رائے دینے سے روک دیا گیا، یہ سودی نظام کو تحفظ دینے کی ایک کوشش ثابت ہوئی۔ بالآخر ۳۰؍جون ۱۹۹۰ء کو سود کے خلاف پہلی درخواست عدالت میں دائر کر دی گئی، جس کے بعد مختلف

اداروں اور افراد کی جانب سے ۸۸ درخواستیں دائر کی گئیں۔ ان درخواستوں کی سماعت کر کے ۱۴/نومبر ۱۹۹۱ء کو وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس جناب ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن نے سود کے خلاف پہلا تاریخی فیصلہ صادر کیا، اس فیصلے نے سودی نظام کو ہلا کر رکھ دیا، کیونکہ اس میں واضح طور پر قرار دیا گیا تھا کہ سود کو تحفظ دینے والے تمام قوانین اسلامی احکامات سے متصادم ہونے کی بنا پر کالعدم ہیں۔ اس وقت کی حکومت اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ چلی گئی، اس کے بعد مختلف حکومتیں آئیں اور گئیں مگر یہ فیصلہ لٹکا رہا اور اس پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔

آٹھ سال بعد ۲۳/دسمبر ۱۹۹۹ء کو سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ نے سود کے حق میں دائر اپیل خارج کرتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ بدقسمتی کہ ایک بار پھر ملک پر آمریت کے سائے چھا گئے اور لبرل و آزاد خیال جنرل پرویز مشرف نے آئین و قانون کو پامال کرتے ہوئے اپنی ڈکٹیٹرشپ قائم کر لی، جنرل مشرف نے ایک سرکاری بینک کے ذریعے سپریم کورٹ کے شریعت بینچ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی، اپنی مرضی کے ججوں کا بینچ بنوایا، جسٹس وجیہ الدین احمد، جسٹس خلیل الرحمٰن خان، جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی جیسے سود کے خلاف فیصلہ دینے والے جج صاحبان کو حیلے بہانوں سے زبردستی ریٹائر کر دیا اور ۲۴/جون ۲۰۰۲ء کو سود کے خلاف فیصلہ معطل کروا کر ملک کو دوبارہ سودی شکنجے میں کس دیا۔ ۲۰۰۲ء سے اپریل ۲۰۲۲ء تک تقریباً ۲۰ سال یہ مقدمہ وفاقی شرعی عدالت میں لٹکا رہا، اللہ اللہ کر کے ۲۸/اپریل ۲۰۲۲ء رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پُرسعادت ساعتوں میں وفاقی شرعی عدالت کے جج جسٹس سید محمد انور نے فیصلہ سنایا کہ حکومت پاکستان پانچ سالوں کے اندر اندر ملکی معیشت کو سود سے مکمل پاک کر کے غیر سودی نظام تشکیل دے۔ موجودہ وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے اس فیصلے کو سراہا اور قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کرانے کا عندیہ دیا، پارلیمان نے اس فیصلے کے حق میں قرارداد منظور کی۔ ملک بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ بالآخر ہم بحیثیت قوم جس اجتماعی گناہ کی سزا بھگت رہے ہیں، ملک کی ۷۵ویں سالگرہ کے موقع پر اس عذابِ الٰہی سے چھٹکارا پالیں گے۔

لیکن ’’چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی‘‘ کے بموجب سود خوروں کی دنیا میں ہیجان برپا ہوگیا اور ۲۶/جون ۲۰۲۲ء کے اخبارات کے مطابق اسٹیٹ بینک آف پاکستان سمیت پانچ دیگر بینکوں نے اس فیصلے کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا مطلب اس فیصلے پر عمل درآمد کو فوری طور پر روک دینا ہے۔ جب تک یہ اپیل سماعت کے لئے منظور نہیں ہوگی اور اس پر کوئی فیصلہ نہیں آجاتا تب تک ہمارا خدا اور اس کے رسول کے خلاف جنگ سے باہر نکل آنا کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ اعاذ اللہ منہ! ان بینکوں کے اس اقدام کے خلاف ہر مسلمان غم و غصے کا شکار ہے، جید علماء کرام نے ان کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی ہے جبکہ ہماری پارلیمان میں بھی اس پر آواز اٹھائی گئی اور جمعیت علماء اسلام کے پارلیمانی لیڈر، وفاقی وزیر مواصلات مولانا اسعد محمود صاحب نے اپنی تقریر میں سخت احتجاج کیا، اس کی خبر ملاحظہ ہو:

’’اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) جمعیت علماء اسلام (ف) سے تعلق رکھنے والے وفاقی وزیر مواصلات مولانا اسعد محمود نے سود کے فیصلے کے خلاف اپیل سے اظہار لاتعلقی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس پر متعلقہ وزارت اکیلے فیصلہ نہیں کر سکتی، چار سال سے برقرار اتحاد کہیں پارہ پارہ نہ ہو جائے۔ قومی اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا اسعد محمود نے کہا کہ گزشتہ تین دہائیوں سے سود کے نظام کے خلاف ایک جدوجہد چل رہی تھی، وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف تاریخی فیصلہ دیا جس پر قومی سطح پر پاکستانیوں کو خوشی منانا چاہیے تھا لیکن اس کے خلاف اپیل کر دی گئی، ہم اپیل کے فیصلے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے

کہا کہ حکومت سود کے خلاف فیصلہ چیلنج کرنے پر واضح موقف دے، حکومت کے پاس اتحاد میں علماء کی جماعت ہے ابہام بتایا جائے، ہم دور کریں گے۔ پاکستان کے عوام اسلامی نظام چاہتے ہیں، عوام کو کیوں شریعت کے مطابق معاشی نظام نہیں دینا چاہتے۔ ہمیں چھوٹے چھوٹے فیصلوں پر پوچھا جاتا ہے اتنا بڑا فیصلہ تن تنہا کرلیں، یہ کسی صورت قابل قبول نہیں ہے، چار سال سے برقرار اتحاد کہیں پارہ پارہ نہ ہوجائے۔ ہم اتحادی ہیں متعلقہ وزارت اکیلے فیصلہ نہیں کرسکتی۔ ہم اس فیصلے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ مولانا اسعد محمود کا کہنا تھا کہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم اسلام کے مطابق اس ملک میں زندگی گزاریں گے چاہے ہم حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں، ہم اسلام یا شریعت کے خلاف ہر قدم کی مخالفت کریں گے۔" (روزنامہ اسلام کراچی، ۲۸؍جون ۲۰۲۲ء)

جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے اسی سلسلے میں وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف سے ملاقات کی، جس میں وزیراعظم نے یقین دہانی کرائی کہ یہ اپیل واپس لے لی جائے گی، چنانچہ خبر ملاحظہ ہو:

"اسلام آباد (نیٹ نیوز) وزیراعظم شہباز شریف نے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کو سود کے متعلق عدالتی فیصلے کے خلاف بینک کی اپیل واپس لینے کی یقین دہانی کرادی ہے۔ وزیراعظم نے مولانا فضل الرحمٰن کو یقین دہانی کرائی کہ بینک عدالتی فیصلے کے خلاف اپیل واپس لے گا، جبکہ شہباز شریف نے ٹاسک فورس کو حکم دیا کہ نیشنل بینک کی اپیل واپس لینے کے حوالے سے فوری اقدامات کیے جائیں۔ جے یو آئی سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کی وزیراعظم سے ملاقات ہوئی، ملاقات میں انہوں نے سود کے متعلق عدالتی فیصلے کے خلاف نیشنل بینک کی اپیل کے حوالے سے شہباز شریف کو اپنے تحفظات سے آگاہ کیا۔"

(روزنامہ جنگ کراچی، ۳۰؍جون ۲۰۲۲ء)

چنانچہ وزیرخزانہ مفتاح اسماعیل نے نیشنل بینک آف پاکستان کو اپیل واپس لینے کا کہا ہے اور اسٹیٹ بینک سے بھی اس سلسلے میں بات کرنے کا یقین دلایا ہے۔ نیز اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی حکومت کو خط لکھ کر یہ اپیل واپس لینے کا مشورہ دیا ہے:

"اسلام آباد (نمائندہ جنگ) اسلامی نظریاتی کونسل نے وزیراعظم شہباز شریف کے نام خط میں اپیل کی ہے کہ بلاسود معیشت کے لئے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اسٹیٹ بینک کی اپیل کو واپس لینے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے وزیراعظم کو تجویز دی گئی ہے کہ حکومت، شریعت، معیشت اور قانون کے ماہرین پر مشتمل ایک ٹاسک فورس تشکیل دے، جو اسٹیٹ بینک کے تحفظات کا جائزہ لے کر فیصلے پر عمل درآمد کی راہ ہموار کرنے کے لئے سفارشات مرتب کرے۔ ایک آئینی ادارہ ہونے کی حیثیت سے اسلامی نظریاتی کونسل نے مجوزہ ٹاسک فورس کو بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔" (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۹؍جون ۲۰۲۲ء)

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اسلامیانِ پاکستان کے احتجاج کو ملحوظ خاطر رکھے گی اور علماء کرام کی تجاویز پر غور کرے گی اور عدالت کے فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ملک سے سودی نظام کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنے والی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں، علماء کرام اور دیگر افراد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صریح حرام سے بچائے، مکمل حلال کمانے اور کھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین، بحرمة النبی الکریم!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله واصحابه اجمعین

نفاذِ اسلام کی جدوجہد

کی معروضی صورتحال پر ایک نظر

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

قیامِ پاکستان کے وقت جو نظام ہمیں ورثے میں ملا تھا وہ قطعی طور پر ناکام ہوگیا ہے اور ہمارے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید الجھتے جا رہے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ نظام کی تبدیلی کے لئے سنجیدگی کے ساتھ محنت کی جائے۔ نظام کی تبدیلی کی بات ملک کے تمام سیاسی حلقے کرتے ہیں اور اس پر تمام حلقوں کا اتفاق پایا جاتا ہے کہ موجودہ نظام ناکام ہوگیا ہے اور اس کی جگہ نیا نظام لانے کی ضرورت ہے لیکن نئے نظام کے بارے میں بڑی سیاسی جماعتوں کا ذہن صاف نہیں ہے اور وہ اسلام کو بطور نظام قبول کرنے کی بجائے اس سلسلہ میں راہنمائی کے لئے باہر کی طرف دیکھ رہی ہیں، حالانکہ صرف اسلام ایک ایسا نظام ہے جو نہ صرف ہم مسلمانوں کے بلکہ پورے انسانی معاشرہ کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور نظام کا تجربہ مزید وقت ضائع کرنے اور قوم کو اور زیادہ پریشانیوں سے دوچار کرنے کے علاوہ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرے گا۔

ہم مسلمان کی حیثیت سے قرآن وسنت کے تمام احکام قبول کرنے کے پابند ہیں، اور ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ زندگی کے جس شعبے میں چاہیں قرآن وسنت کے احکام کو اختیار کرلیں اور جس شعبے میں نہ چاہیں انہیں ترک کردیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خدائی احکام کو تقسیم کرنے والی قوموں کے لئے دنیا کی زندگی میں سخت ذلت اور رسوائی کی وعید سنائی ہے جس کا عملی مظاہرہ ہم اپنی قومی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ پھر ہم نے بحیثیت قوم ایک عہد کر رکھا ہے کہ پاکستان کے نام پر الگ ملک ملنے کی صورت میں خدا تعالیٰ اور اس کے آخری رسول کے احکام کی عملداری قائم کریں گے، لیکن پچھتر برس سے ہم اس قومی عہد کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جبکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ قومی عہد کی خلاف ورزی کرنے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ دشمنوں کو مسلط کردیتا ہے۔

مسلم ممالک میں اسلامائزیشن کی تحریکیں قیادت کے لئے پاکستان کی طرف دیکھ رہی ہیں، اور دنیا بھر کی اسلام دشمن لابیاں پاکستان سے خوفزدہ ہیں کہ یہی ایک ملک ہے جو دنیا میں خلافتِ اسلامیہ کے احیا اور اسلامی نظام کے دوبارہ نفاذ کی قیادت کرسکتا ہے، لیکن پاکستان کی دینی جماعتیں باہمی خلفشار اور گروہی بالادستی کی ترجیحات میں الجھ کر رہ گئی ہیں۔

پاکستان میں نفاذِ اسلام کا مسئلہ اب ہمارا داخلی مسئلہ نہیں رہا بلکہ بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے کیونکہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کو روکنے کی جنگ اب اسلام آباد میں نہیں بلکہ جنیوا، نیویارک اور پیرس وغیرہ میں لڑی جارہی ہے اور اس جنگ کی قیادت بین الاقوامی ادارے کررہے ہیں۔ اسی طرح اقوامِ متحدہ، یورپی یونین، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر بین الاقوامی ادارے نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے خلاف فریق بن چکے ہیں، اور وہ انسانی حقوق کے مغربی فلسفہ کو بطور ہتھیار استعمال کرکے نفاذِ اسلام کا راستہ روک دینا چاہتے ہیں۔

اس پس منظر میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ صورتحال کی سنگینی کا احساس کریں اور اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو یکجا کرکے ہوش مندی کے ساتھ نفاذِ اسلام کی جنگ لڑیں۔ مغربی ممالک میں مقیم مسلمان اور پاکستانی بھی اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام اور پاکستان کے خلاف مغربی لابیوں کی سرگرمیوں کے تعاقب اور اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لئے منظّم محنت کریں اور جرأت و حوصلہ کے ساتھ کام کریں، کیونکہ اگر نیویارک، پیرس اور لندن میں رہنے والے یہودی صہیونیت اور اسرائیل کے لئے لابنگ کرسکتے ہیں تو مسلمانوں اور پاکستانیوں کو بھی اپنے دین اور وطن کے لئے لابنگ اور جدوجہد کرنے میں کوئی حجاب محسوس نہیں کرنا چاہئے۔

اس سلسلہ میں صورت حال کے تجزیاتی

مطالعہ کے لئے درج ذیل نکات کو سامنے رکھنا ضروری ہے:

☆...... پارلیمنٹ نے بہت سے اسلامی قوانین کو ملک میں نافذ کر رکھا ہے مگر عدالتی نظام میں ان پر عملدرآمد کے لئے مناسب ماحول مہیا نہیں کیا جا رہا۔

☆......ملک کا تعلیمی نظام اسلامی قوانین کی تعلیم اور ان کے عملی نفاذ کے لئے تربیت یافتہ عملہ اور جج صاحبان کی فراہمی سے مسلسل گریزاں ہے۔

☆......میڈیا کے کم و بیش تمام ذرائع ملک میں اسلامی احکام و قوانین کی پاسداری اور عملداری میں تعاون کرنے کی بجائے معاشرتی ماحول کو اسلامی تعلیمات اور احکام سے دور کرنے میں مصروف ہیں۔

☆...... علماء کرام اور دینی حلقے عوام کو اسلامائزیشن کے تقاضوں، شرعی احکام اور اسلامی اخلاقیات و اقدار کی تعلیم و تربیت دینے میں اپنا کردار مؤثر طور پر ادا نہیں کر پا رہے۔

☆...... بین الاقوامی سیکولر ادارے اور ملک میں کام کرنے والی این جی اوز کی غالب اکثریت اسلامی معاشرت اور اقدار و روایات سے عوام کو دور کرنے کے لئے منظم مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔

☆......انٹرنیٹ کے ذریعے خلاف اسلام عقائد و نظریات نئی نسل میں سرایت کر کے خاموش ارتداد کا ذریعہ بن رہے ہیں جبکہ ہمارے دینی حلقے سماجی بنیادوں پر ان کے سدباب کی بجائے روایتی طریقوں پر انحصار کر رہے ہیں جو کہ آج کی نسل کے لئے اجنبی ہیں۔

☆...... ہم آزادی کے پچھتر سال گزر جانے کے بعد بھی ہندو ثقافت کے لوازمات سے نجات حاصل نہیں کر سکے جبکہ مغربی ثقافت کی یلغار بھی عروج پر ہے جو ہمارے خیال میں پاکستان میں عوامی سطح پر نفاذ اسلام کی راہ ہموار کرنے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

☆...... بالخصوص سودی نظام کو ہر حال میں قائم رکھنے پر اصرار اور اس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدرآمد میں کھڑی کی جانے والی رکاوٹیں انتہائی المناک صورت اختیار کر چکی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامائزیشن کی خواہش اور کوشش کسی جہاز کی طرح گزشتہ پچھتر برس سے فضا میں ہی چکر کاٹ رہی ہے اور اسے معاشرتی ماحول میں اترنے کی کوئی جگہ میسر نہیں آ رہی۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۳۰/جون ۲۰۲۲ء)

مری میں دوروز: مری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا اسداللہ عباسیؒ ہوتے تھے۔ جہاں موصوف سیاست میں جمعیت علماء اسلام سے وابستہ تھے۔ وہاں مری اور مضافات مری میں قادیانیوں کے لئے سیف بے نیام تھے۔ جہاں قادیانیوں کی غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیاں دیکھیں خم ٹھونک کر میدان عمل میں آتے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک اس کا انسداد نہیں کر لیا۔ انہوں نے مری کے علاقہ لوئر مال میں جامعہ دارالعلوم ربانیہ کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور وہ مری میں بڑا ادارہ تھا۔ جہاں درجہ کتب میں بھی درجنوں طلبہ ہوتے تھے، ان کی وفات ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔ مولانا اسداللہ عباسیؒ اس دنیا سے کیا گئے کہ مری کی دینی رونقیں ماند پڑنا شروع ہوگئیں اور دارالعلوم ربانیہ جامعہ سے مکتب تک جا پہنچا۔ مرحوم کے چھوٹے بھائی مولانا سیف اللہ سیفی عباسی مدظلہ نے ویگن اسٹینڈ کے قریب مسجد فاروقیہ اور جامعہ فاروق اعظم کی بنیاد رکھی اور مجلس مری کے امیر بنائے گئے، انہوں نے اپنے بڑے بھائی کی طرح مری اور مضافات میں قادیانیوں کو نتھ ڈال رکھی ہے۔ موصوف بھی جرأت مند و بہادر اور متحرک عالم دین ہیں، ستر کے پیٹے میں ہوں گے کمزوری کو اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے امیر ہونے کے ناطے ان کی سرپرستی میں ختم نبوت کے اجتماعات، دروس اور کورسز ہوتے رہتے ہیں۔ ۶/جون ۲۰۲۲ء کو ان کی صدارت میں ان کے ادارہ میں ختم نبوت کورس ہوا۔ راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد طارق سلمہ نے کورس کی غرض و غایت بیان کی۔ شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا۔ بعدازاں راقم الحروف نے مختصر بیان کیا۔ پروگرام کا نظم مولانا سیف اللہ عباسی مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا ظفر الاسلام سیفی مدظلہ نے تشکیل دیا۔

جامع مسجد علی المرتضیٰ سنی بینک مری: ۱۹۳۱ء میں تعمیر کی گئی۔ مولانا قاری سعید احمد عباسی مدظلہ ۱۹۷۴ء میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے دورۂ حدیث کر کے آئے تو انہوں نے مسجد کا انتظام و انصرام سنبھالا اور اپنی مادر علمی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے نام پر (جس کا سابقہ نام جامعہ علوم اسلامیہ تھا۔ مدرسہ جامعہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی اور مسجد کو توسیع دی، آج یہ مسجد تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ درجہ رابعہ تک درجہ کتب اور قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی دو کلاسیں ہیں، جن میں ایک سو طلبہ زیور تعلیمات اسلامیہ سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں، ان کی دعوت پر ۷/جون ۲۰۲۲ء کو ظہر کی نماز کے بعد پروگرام منعقد ہوا۔ نماز کے فوراً بعد راقم محمد اسماعیل کا بیان ہوا۔ بعدازاں مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے طلبہ کو پروجیکٹر کے ذریعہ قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا۔ مولانا کی گفتگو کا عنوان تھا کہ قادیانی کلمہ، نماز، قرآن پاک پڑھنے کے باوجود کافر کیوں؟ یہ پروگرام سامعین نے بالخصوص قاری مولانا محمد سعید عباسی مدظلہ نے پسند کیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فضائل ومناقب

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

سلامی حکومت مصر تک پہنچ چکی تھی، تاریخ اسلام میں جس قدر ترقی، فاروقِ اعظم کے دورِ خلافت میں ممکن تھی مکمل ہوچکی تھی، اسلام عرب سے نکل کر عجم کی جانب گامزن تھا، لشکرِ اسلام نئی نئی سرزمینوں اور مختلف عجمی ممالک کے در پر دستک دے رہا تھا، ایران اور روم اس وقت کی دو سب سے بڑی طاقتیں بھی اسلام کے ہاتھوں فتح ہوچکی تھیں، عدل و انصاف اپنی حدود کو پہنچ چکا تھا اور مساوات کا یہ حال تھا کہ وہ جہاں تھی اس سے زیادہ ممکن ہو نہیں سکتی تھی، امیر المومنین کی شان وشوکت اور فتوحات اسلامی سے باطل قوتیں پریشان تھیں۔

لیکن وہاں آسمانوں پر فیصلہ سنایا جاچکا تھا کہ خلافتِ عمرؓ کا مقصد پورا ہوچکا ہے، فیروز نامی پارسی، مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا، جو چکیاں بنانے میں ماہر تھا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں ایرانی فتوحات سے اس قدر نالاں تھا کہ اس کے دل میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتقام لینے کی آگ بھڑک رہی تھی، ایک روز وہ اپنے مالک کی شکایت لے کر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''میرا مالک مجھ سے زائد ٹیکس وصول کرتا ہے'' آپ نے دریافت کیا کہ کتنا ٹیکس وصول کرتا ہے؟ بتایا: دو درہم یومیہ۔ آپؓ نے فرمایا پھر تو تمہارے فن اور کاریگری کے لحاظ سے مناسب ہے زیادہ نہیں ہے، اس کے بعد آپؓ نے فرمایا: ''سنا ہے تم چکیاں بہت اچھی بناتے ہو، ایک چکی مجھے بھی بنا کر دو'' اس نے کہا: ''میں آپ کے لئے ایسی چکی بنا کر دوں گا جس کی دھوم ساری دنیا میں ہوگی، اس کے جانے کے بعد آپ نے وہاں موجود صحابہ کرامؓ سے فرمایا: یہ شخص مجھے قتل کی دھمکی دے کر گیا ہے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''اے امیر المومنین! حکم دیں تو اس کو گرفتار کرلیں'' آپؓ کا عدل دیکھئے! فرمایا: اس نے مجھے دھمکی ضرور دی ہے، مگر اقدام جرم نہیں کیا ہے، لہٰذا تعزیر نہیں لگائی جاسکتی۔

۲۶/ذوالحجہ (کچھ روایات میں ۲۷/ذوالحجہ ہے) سن ۲۳ ہجری بدھ کے دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسبِ معمول نمازِ فجر کے لئے مسجد میں تشریف لائے اور نماز شروع فرمائی ابھی تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ وہی فیروز نامی شخص مسجد کے محراب میں چھپا ہوا تھا اس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکم میں زہر آلود خنجر کے تین وار کئے جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافی گہرے زخم آئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گرتے ہی مصلیٰ امامت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سپرد کیا اور خود اشاروں سے نماز مکمل فرمائی، نماز کے بعد پہلا سوال تھا کہ میرا قاتل کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! ایک کافر ہے۔

آپ نے بلند آواز میں کہا: الحمدللہ۔ گویا آپ کو معلوم ہوگیا کہ آپ کی شہادت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ حکیم بلایا گیا، اس نے دوا دی مگر وہ زخموں کے راستے باہر آ گئی، آپ کو یقین ہو گیا کہ میری شہادت کی خواہش ضرور پوری ہوگی، چنانچہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاؤ! جا کر میرا سلام کہنا اور درخواست پیش کرنا کہ عمر خادم اسلام کی حیثیت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ چاہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلے آئے اور آپ کی درخواست پیش کی۔ اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روتے ہوئے کہا کہ یہ جگہ بہت قیمتی ہے کوئی اور ہوتا تو میں شاید انکار کر دیتی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسے انکار کروں جنہوں نے ایسے مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا جب سبھی میرا ساتھ چھوڑ گئے تھے اُس عظیم انسان کے الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں، جب اس نے برملا اعلان فرمایا تھا: ''سبحٰنک ھذا بھتان عظیم'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تو آپؓ نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ! اماں عائشہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب لیٹ کر سننا بے ادبی و گستاخی سمجھتا ہوں۔ آپ کے بیٹے نے خوشخبری سنائی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے، سجدہ شکر ادا کیا اور حاضرین محفل کو ایک بار پھر وصیت کی کہ جب ”جب میرا انتقال ہوجائے، میرے کان سننا بند کر دیں، میری زبان بولنا چھوڑ دے، میرے پاؤں چلنے سے عاجز آ جائیں، میرے ہاتھ میرا ساتھ چھوڑ دیں، میرا جسم کفن میں لپیٹ دیا جائے، اور میری میت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے دروازے پر رکھ دی جائے، تو میرے چہرے سے کفن ہٹا کر ایک مرتبہ پھر اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روضۂ اقدس میں تدفین کی اجازت طلب کی جائے۔ اگر وہ اس امر کی اجازت دیں تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے جنت البقیع میں دفن کر دیا جائے؛ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا، آپ ہفتے کے دن یکم محرم الحرام کو جامِ شہادت نوش فرما گئے، بوقتِ وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اجازت سے روضہ مبارکہ ہی کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلوئے انور میں مدفون ہوئے۔

مختصر فضائل وکمالات:

امیرالمومنین، خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر فاروقؓ باتفاق صحابہ کرام، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں، آپ مرادِ نبی ہیں کہ رسول اکرم رضی اللہ عنہم اجمعین نے رب سے مانگ کر آپ کو طلب فرمایا، آپ کی رائے کے موافق متعدد آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں، آپ کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”لو کان بعدی نبیا لکان عمر“ مزید فرمایا کہ جس گلی سے عمر گزرتے ہیں اس گلی سے شیطان نہیں گزرتا، یوں بھی ارشاد فرمایا کہ آپ کمالِ علم اور کمالِ دین کے حسین امتزاج ہیں، آپ روحانیت کے اس اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ اللہ نے آپ کے لئے درمیان کے زمینی حجاب تک اٹھا دیئے، دریائے نیل نے آپ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کر دیا جن کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ماطلعت الشمس علی رجل خیر من عمر (مستدرک حاکم) حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے فرمایا: ”ان مأت عمر رق الاسلام“ (طبقات) حضرت سعید بن زیدؓ نے فرمایا کہ شہادتِ فاروق سے اسلام میں ایسا شگاف پڑ گیا جو قیامت تک بند ہوتا نظر نہیں آتا۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت عمر فاروق تیز فہم اور دوربین تھے، حضرت علیؓ نے تو آپ کو مختلف القاب سے یاد فرمایا، کبھی رجل مبارک فرمایا تو کبھی قوی امین فرمایا، کبھی رشید الامر فرمایا تو کبھی امام الہدیٰ فرمایا (تاریخ الامم، طبقات) ان سب رفعتوں اور بلندیوں کے باوجود آپ حد درجہ متواضع، عبدیت اور بندگی کے اعلیٰ معیار پر فائز اور خوف وخشیت، تقویٰ وللّٰہیت کے بلند مینار تھے، زندگی سادہ، غذا بے تکلف اور لباس معمولی تھا، جس پر ۱۷، ۱۷ پیوند لگے ہوتے تھے۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا۔

تنظیم مملکت:

فاروق اعظمؓ نے اپنی حسن تدبیر اور سیاسی بصیرت سے پورے ملک کے نظم ونسق اور حساب و کتاب کی جانچ پرکھ کا ایک ایسا جامع نظام مرتب فرمایا کہ حج کے مہینہ میں تمام صوبوں کی مفصل رپورٹیں لائی جاتیں، مالیات کا جائزہ لیا جاتا، حاکموں اور گورنروں کا محاسبہ ہوتا، مظلومین کی شکایتیں سنی جاتیں، حق داروں کے حقوق دلوائے جاتے، ہر نئے عامل و حاکم کے لئے یہ اعلان جاری کیا جاتا کہ عوامی فلاح و بہبود کا خاص خیال رکھے، نام ونمود اور ظاہری آرائش وزیبائش سے کنارہ کشی اختیار کرے، دن و رات اپنا دروازہ عوام کے لئے کھلا رکھے، ترکی گھوڑے پر سواری ترک کردے، سلے ہوئے باریک کپڑوں سے اجتناب کرے، چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھائے، اپنے دروازہ پر کوئی دربان نہ رکھے۔

خود امیر المومنینؓ کا یہ عالم تھا کہ راتوں کو گشت کے لئے نکل پڑتے، محتاجوں کی حاجت پوری کرتے، اپنے کندھوں پر لاد لاد کر غلہ کا انتظام کرتے، غلام عرض کرتا کہ امیر المومنین! آپ کیوں زحمت اٹھاتے ہیں؟ میری پیٹھ پر لاد دیجئے! ارشاد فرماتے: ”لاتزر وازرة وزر اخریٰ“ کیا قیامت میں بھی عمر کا بوجھ اٹھاؤ گے؟ قرآن مجید اور سنت رسول کے سب سے بڑے عالم تھے، تلاوت قرآن کے دوران ایسی حالت طاری ہوتی کہ کئی کئی دن بیمار رہتے مگر اس حال میں بھی خلق خدا سے کبھی غافل نہ رہے۔

الغرض آپ نے حدود مملکت کی تنظیم وتوسیع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، راتوں کو جاگ جاگ کر فریضۂ خلافت ادا کیا، ملکی انتظام وانصرام کے لئے متعدد شعبے قائم کئے، افتاء وقضاء کا نظام برپا کیا، بیت المال کو وسعت بخشی، نظم ونسق، امن وامان، فتح ونصرت، تعمیر وترقی، ہر نوعیت سے حضرت عمرؓ کا دور سب سے مثالی اور ممتاز دور کہا

جاسکتا ہے۔آپ کی حیات طیبہ کے ایک ایک گوشہ کواس مختصر مقالہ میں بیان کرنا ناممکن اورمحال ہے،جس عظیم شخصیت کا تذکرہ مؤرخین نے متعدد جلدوں میں کیا ہے اس کو چند صفحات وسطور میں کیونکر سمیٹا جاسکتا ہے؟

”دامانِ نگہ تنگ،گلِ حسن تو بسیار“

فتوحاتِ فاروقی پرایک نظر:

فتوحاتِ فاروقی کارقبہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل بیان کیا جاتا ہے،یہ فتوحات،ایران و روم کی عظیم سلطنتوں کے مقابلہ میں عرب کے مفلوک الحال بدووں کوحاصل ہوئیں،ایک طرف روم کی حکومت،جزیرہ نما بلقان،ایشیائے کوچک، شام،فلسطین،مصر،سوڈان پر محیط تھی تو دوسری طرف ایرانیوں کے قبضہ میں بھی رومیوں سے کم ملک نہیں تھے،یہ دونوں سلطنتیں مشرقی ومغربی دنیا پر اپنے اثر ورسوخ اور تہذیب وتمدن کے اعتبار سے سب پر غالب وفائق تھیں،کسی تیسری طاقت میں اس بات کی مجال نہیں تھی کہ وہ ان سے آمادۂ پیکار ہوسکے،مگر مسلمانوں نے ان کے خلاف لشکرکشی کی اور بیک وقت دونوں کا مقابلہ کیا اس حال میں دشمنانِ اسلام کے ہاں سامانِ حرب کی فراوانی،وسائلِ حیات کی بہتات،اوراعلیٰ فوجی افسران و دانش منداہلِ کاروں کی کثرت تھی جبکہ مسلمان ان سب ظاہری اسباب سے تہی دست و تہی دامن تھے مگر اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا،دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کے حصے میں ایسی حیرت انگیز،خارقِ عادت اورمحیر العقول فتوحات آئیں کہ دشمنانِ اسلام یہ کہنے پر مجبور ہوگئے:”اگر حضرت عمرؓ کی خلافت مزید۱۰۰سال ہوتی تو عالم کا چپہ چپہ اسلام کے زمزموں سے معمور ہوجاتا۔“

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نمایاں فتوحات اوراہم کارناموں کا صرف اجمالاً ذکر کردیا جائے،جہاں تک تفصیل واحاطہ کا تعلق ہے تو سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لئے

(۱)نجران کے عیسائیوں کی جلاوطنی،(۲)عراق پر لشکر کشی، (۳) فتحِ دمشق،(۴)جنگ فحل، (۵)فتح بیساں،(۶)صداء،(۷)عرقہ،(۸)جبل، (۹)بیروت، (۱۰)عراقی معرکے، (۱۱)فتح کسکر، (۱۲)فتحِ باقشیا، (۱۳)جنگ لویب، (۱۴)جنگ قادسیہ، (۱۵)فتحِ بابل، (۱۶)فتح کوفہ، (۱۷)فتحِ مدائن، (۱۸)معرکۂ جلولا، (۱۹)شامی معرکے، (۲۰)فتح حمس ، (۲۱)فتحِ فسرین، فتحِ حلب،فتح انطاکیہ،(۲۲)فتحِ نصراس ومرعش وحرث،(۲۳)فتحِ قیساریہ وفتح اجنادس، (۲۴)فتحِ بیت المقدس، (۲۵) فتحِ کریب و جزیرہ، (۲۶)فتحِ اہواز، (۲۷)فتحِ مصر، (۲۸)جنگ نہاوند،(۲۹)ملک عجم کی عام تسخیر، (۳۰)ایران پر لشکر کشی، (۳۱)فتحِ اصفہان، (۳۲)ہمدان وغیرہ کی فتح،(۳۳)آذربائیجان، (۳۴)طبرستان،(۳۵)آرمینیہ،(۳۶)فارس، (۳۷)کرمان،(۳۸)سیستان،(۳۹)مکران، (۴۰)خراسان۔

یہ حضرت عمرؓ کے عہدخلافت میں پیش آنے والے جنگی معرکوں کی مختصر فہرست ہے جس سے آپ کی مجاہدانہ سرگرمیوں اور سرفروشانہ کارناموں کا اندازہ ہوتا ہے۔ ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء (تاریخ طبری مترجم ج:۳،عظمت صحابہ نمبر دارالعلوم حیدرآباد)

اوّلیاتِ فاروقی:

مورخین نے حضرت عمرؓ کی چنداولیات کا جو ان کی سیاسی بصیرت کی ترجمانی اور خداداد صلاحیت کی غمازی کرتی ہیں،بڑے اہتمام سے ذکرکیا ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی آئین میں نہیں ملتی،وہ اولیات یہ ہیں:آپ نے(۱)بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا،(۲)سن ہجری ایجاد کی، (۳)عدالتیں قائم کیں، (۴)امیرالمومنین کا لقب اختیار کیا،(۵)فوجی دفتر قائم کیا جس میں فوجی ٹریننگ دی جاتی تھی،(۶)رضا کاروں کی تنخواہیں مقرر کیں،(۷)مالیات کا الگ سے دفتر قائم کیا،(۸)ملک کی پیائش کا طریقہ ایجاد کیا، (۹)مردم شماری کرائی،(۱۰)نہریں کھدوائیں، (۱۱)شہر آباد کرائے جیسے کوفہ، بصرہ، جزیرہ، فسطاس (قاہرہ،موصل)، (۱۲)مقبوضہ حصہ کو باقاعدہ صوبوں میں تقسیم کیا،(۱۳)حربی تاجروں کوملک میں آنے اور تجارت کرنے کی اجازت دی،(۱۴)درہ کا استعمال کیا،(۱۵)جیل خانہ قائم کیا،(۱۶)پولس کا محکمہ قائم کیا،(۱۷)راتوں میں خودگشت کرکے رعایا کے حال سے باخبر رہنے کا طریقہ نکالا، (۱۸)پرچہ نویس مقرر کئے، (۱۹)جابجا فوجی چھاؤنیاں قائم کیں، (۲۰)راستے اور مسافروں کے لئے کنویں اور مکانات بنوائے،(۲۱)گھوڑوں کی نسل میں اصیل اورمجنس کی تمیز قائم کی،اس وقت عرب اس سے ناواقف تھے،(۲۲)مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے مکانات تعمیر کئے، (۲۳)مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے روزینے مقرر کئے،(۲۴)مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے،(۲۵)گھوڑوں پر زکوۃ مقرر کی،(۲۶)راہ میں پڑے ہوئے بچوں کی پرورش و پرداخت کے لئے وظیفے مقرر کئے،

(۲۷) یہ قاعدہ وضع کیا کہ عرب خواہ وہ کافر ہوں غلام نہیں بنائے جاسکتے، (۲۸) مکاتب قائم کئے، (۲۹) مدرسوں کے مشاہرے مقرر کئے، (۳۰) حضرت ابوبکرؓ کو اصرار کے ساتھ قرآن مجید کی ترتیب پر آمادہ کیا اور اپنے اہتمام سے کام کو پورا کیا، (۳۱) قیاس کا اصول قائم کیا، (۳۲) فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا، (۳۳) فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا، (۳۴) نماز تراویح جماعت سے قائم کی، (۳۵) ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین قرار دیا، (۳۶) شراب کی حد کے لئے ۸۰ کوڑے مقرر کئے، (۳۷) بنوتغلب کے عیسائیوں پر بجائے جزیہ کے زکوۃ مقرر کی، (۳۸) وقف کا طریقہ ایجاد کیا، (۳۹) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر تمام لوگوں کا اجماع کرایا، (۴۰) اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کی، (۴۱) مساجد میں روشنی کا انتظام کیا، (۴۲) ہجو کرنے پر تعزیراً سزا قائم کی، (۴۳) غزلیہ اشعار میں عورتوں کے نام لینے سے منع کیا، (حالانکہ یہ طریقہ عرب میں مدتوں سے جاری تھا)۔

حضرت عمرؓ کی اولیات کو دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت وخلافت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنا ثاقب الذہن اور وسیع النظر بنایا تھا:

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا!

المختصر! حضرت عمر فاروقؓ کا بے مثال اعلیٰ کردار، ہر طبقہ کے مسلمانوں کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے ان کی انتظامی قابلیت؛ ذمہ داروں اور عہدیداروں کے لئے، سیاسی تدبر؛ حکمرانوں اور بادشاہوں کے لئے، آہ سحر گاہی؛ زاہدین وصوفیاء کے لئے، ایثار وقربانی؛ ہر مرد مومن کے لئے آج بھی لائقِ تقلید ہے۔☆☆

مولانا محمد غازی، لاہور

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد غازیؒ ۵ فروری ۱۹۴۵ء کو صالحیاں ملایالیاں باغ آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ درس نظامی کے ابتدائی درجات مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی جامعہ فتحیہ، دارالعلوم مدنیہ لاہور میں پڑھے۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ اشرفیہ لاہور میں کیا۔ حضرت مولانا رسول خانؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے کتب حدیث پڑھیں۔ اصلاحی تعلق مختلف اوقات میں شیخ الحدیث مولانا رسول خانؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ سے رہا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کی وفات کے بعد حضرت کے جانشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ سے تجدید بیعت کی۔ علوم اسلامیہ سے فراغت کے بعد نجف کالونی علاقہ اقبال ٹاؤن لاہور میں امام وخطیب مقرر ہوئے اور نصف صدی سے زائد امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام کے شیدائیوں اور فدائیوں میں سے تھے۔ وقتاً فوقتاً جمعیت لاہور کے نہ چاہنے کے باوجود عہدوں پر فائز رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں میں سے تھے، مجلس کے تمام اجلاسوں میں شرکت فرماتے۔ ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک راقم الحروف لاہور میں ذمہ دار رہا۔ یوسف کذاب کے خلاف کیس میں بھرپور حصہ لیا۔ علاوہ ازیں جب بھی ختم نبوت کے حوالہ سے کوئی کیس ہوا۔ اس کی پیشی کے موقع پر ہائی کورٹ اور ماتحت عدالتوں میں شریک ہوتے رہے۔ صالح انسان تھے، کم گو اور سنجیدہ لیکن جب ان سے کسی مسئلہ میں رائے طلب کی جاتی۔ صاحب اور صائب الرائے تھے۔ جون ۱۹۹۰ء میں جامعہ مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن قادیانیوں کے لاہوری گروپ سے واگزار کرائی گئی۔ اس کے واگزار کرانے کے لئے علماء کرام اور جماعتی رفقاء میں آپ پیش پیش رہے۔ ان کی ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل میں گزری۔ جسے حق سمجھا ڈنکے کی چوٹ بیان کیا۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کی تحریک میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی سیاست کو شریعت کے عین مطابق سمجھتے اور ان کے حکم پر تحریکوں میں ڈنکے کی چوٹ شرکت فرماتے رہے۔ خواجہ خواجگانؒ کے مرشدزادہ اور خادم حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عابدؒ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں طے کیا کہ حضرت والا جہاں تشریف لے جائیں گے۔ قیام مجلس کے دفاتر میں ہوگا۔ مریدین ومتوسلین حضرت اقدس کی کھانے، ناشتے، چائے کی دعوت کریں گے تو مجلس کے دفاتر میں لائیں گے۔ اس فیصلہ سے متوسلین وخدام کو حضرت کی خدمت میں حاضری اور حضرت کی مجلس سے استفادہ کا موقع ملتا۔ مولانا محمد غازیؒ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرت والا لاہور تشریف لائے اور مولانا تشریف نہ لائے ہوں۔ ۱۶؍مئی ۲۰۲۲ء کو مولانا عبدالنعیم سلمہ کی معیت میں عصر کی نماز جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی اقبال ٹاؤن میں ادا کی اور ان کی عیادت کے لئے حاضری دی قبلہ رُخ لیٹے ہوئے تھے۔ جب خدام ختم نبوت کی حاضری کا بتلایا گیا تو ہاتھ مصافحہ کے لئے اوپر کر لئے۔ کئی دنوں سے بستر علالت پر تھے کہ وقت موعود آن پہنچا کہ ۲۴؍مئی ۲۰۲۲ء کو روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ ان کے محبوب اور محبّ استاذ مولانا محبّ النبی مہتمم دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور نے پڑھائی، جس میں علما، طلبہ اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور انہیں ای بلاک اقبال ٹاؤن لاہور میں رحمت حق کے سپرد کیا گیا۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیر مسلموں کی نظر میں!

قاضی محمد فیاض عالم قاسمی

مذہب اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی فطرت میں قدرت نے یہ کشش رکھی ہے کہ انسان اگر سنجیدگی اور منصفانہ مزاج سے غور کرے تو وہ ضرور اس کا معترف ہوجاتا ہے، گویا کہ حق ایک ایسی چیز ہے جو قلب سلیم اور منصف دل کو دستک دیئے بغیر نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی حقانیت کا اعتراف نہ یہ کہ صرف اس کے ماننے والوں نے کیا؛ بلکہ اس کی واضح ہدایات اور روشن تعلیمات سے محروم رہنے والوں نے بھی ان کی خوبیوں کے گن گائے ہیں۔ اگر ہم تاریخ کے جھروکے میں جھانکیں تو معلوم ہوگا کہ پیغمبر اسلام، ہادی عالم، رہبر کامل، فخر کائنات، نبی آخرالزماں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے بدترین دشمنوں نے بھی بے تپاک انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال سے قبل بعض غیرمسلموں کے بارے میں کہا تھا کہ ''یہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں، مگر اس کے باوجود وہ حق سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔'' (البقرہ)

مشرکین مکہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے تیرہ سال مکہ میں بہت ہی کٹھن اور دردناک اذیتوں کے ساتھ گزارے۔ آپ کا سماجی بائیکاٹ کیا گیا، آپ نے شعبِ ابی طالب میں تین سال قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، محض دعوتِ حق کی وجہ سے مشرکین مکہ نے طرح طرح کی تکلیفیں دیں، آپ کا راستہ روکا گیا، جسم اطہر پر غلاظت پھینکی گئی، پتھر پھینکے گئے، جس سے جسم اطہر لہولہان ہوگیا، راستے میں کانٹے بچھائے گئے، اسی پر بس نہیں، بلکہ قتل کی سازش رچی گئی، لیکن قربان جایئے ایسے جانی دشمن بھی آپ کو الصادق الامین یعنی سچا اور امانت دار کہتے تھے۔

جب حجر اسود کو دیوار کعبہ پر نصب کرنا تھا، تو مکہ کے قبیلے اس سعادت کے لئے جھگڑنے لگے، ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ اس کو یہ سعادت ملے، بالآخر آپ کے دشمنوں نے آپ ہی کو حکم تسلیم کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کریں گے اور جس طرح کریں گے، ہمیں منظور ہے۔ الحمدللہ! آپ نے بحسن وخوبی سارے قبیلے کو یہ موقع عنایت فرماتے ہوئے پتھر کو اس کے مقام پر اپنے دست مبارک سے رکھا۔ جس پر کسی نے بھی چوں چرا نہیں کی۔

حضرت ابوسفیان:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس دعوتی خط بھیجا تو ہرقل نے مکہ کے ایک قافلہ، جس میں حضرت ابوسفیان بھی تھے، کو بلا بھیجا تاکہ اس خط میں مذکور شخصیت کے بارے میں جانکاری حاصل کی جاسکے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول نہیں کیا تھا، مگر اس کے باوجود انھوں نے ہرقل کی پوچھ تاچھ میں حق گوئی کا مظاہرہ کیا، خود حضرت ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ محمد کے بارے میں جھوٹ موٹ بول کر ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بدگمان کردوں، لیکن مجھے خوف تھا کہ میری قوم مجھے جھوٹ کا طعنہ دے گی، اور اندر سے دل بھی آمادہ نہیں تھا، اس لئے مجھے مجبوراً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ونسب، سچائی، امانت داری اور ان کے پیغام حق کے بارے میں ہرقل کے سامنے سچ سچ کہنا پڑا۔

ہر زمانہ میں ایسے مفکرین، مؤرخین اور اصحاب علم ودانش پیدا ہوئے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، آپ کی اعلیٰ صفات، آپ کی پاکیزہ سیرت، آپ کے بلند اخلاق و کردار، آپ کی عادات شریفہ، آپ کی حکمت عملی اور فکر وتدبر کو تسلیم کیا، داد دی، پھر آنے والی نسلوں کے لئے شہادت کے طور پر سپرد قرطاس کیا۔

کرَ چیز انسائیکلو پیڈیا:

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور پاکیزہ سیرت کا ایک مختصر خاکہ عیسائیوں کی طرف سے مرتب کردہ: ''کرَ چیز انسائیکلو پیڈیا''

"Churches Encyclopedia" (Chvrches میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم اخلاق پر فائز تھے، خندہ زن اور پُر استقامت تھے غصہ کو پینے والے اور شدت سے دور تھے وہ ظالم نہیں تھے، اپنے مسلمان متبعین کو اخلاق حمیدہ اور خوش روئی سے آراستہ ہونے کا حکم دیتے تھے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا:

اسی طرح انسائکلو پیڈیا برٹانیکا میں ہے: تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔

مائیکل، ایچ، ہارٹ:

امریکی ماہر فلکیات ’’مائیکل، ایچ، ہارٹ: (Michael.H.Hart) نے آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے زمانہ تک کے مشہور اور ممتاز شخصیتوں پر تحقیق کر کے ان میں (۱۰۰) افراد کو منتخب کیا اور ان سو اہم شخصیتوں میں سب سے اہم شخصیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا اور اپنی کتاب میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور عیسائی ہونے کے باوجود آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا، اس پر بعض عیسائیوں نے اعتراضات کئے تو دوسرے ایڈیشن میں اس نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ بہت غور و فکر کے بعد جن کا جو مقام تھا میں نے انہیں وہ مقام دیا ہے۔ مائیکل ہارٹ کہتے ہیں کہ دنیا میں جتنے بھی لوگوں نے انقلابی کارنامے انجام دیئے وہ کارنامے ان کے بغیر بھی رونما ہوسکتے تھے، مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اتنا عظیم کارنامہ کبھی انجام نہیں پاسکتا تھا۔

نپولین بونا پارٹ:

محسن انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر تبصرہ کرتے ہوئے نپولین بونا پارٹ "Napoleon Bona Parte" رقم طراز ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف سب کھینچے چلے آتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا اور ایک گروہ پیدا ہوگیا جس نے چند ہی سالوں میں دنیا کو جھوٹے خداؤں سے آزاد کرادیا۔ عرب کے لوگوں نے بتوں اور جھوٹے خداؤں کی پرستش سے توبہ کرلی، مٹی کے بت مٹی میں ملا دیئے گئے، یہ حیرت انگیز کارنامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے کے سبب انجام پایا۔

ریجنلڈ باسورتھ اسمتھ:

ریجنلڈ باسورتھ اسمتھ Reginald Bosworth Smith مشہور برطانوی مصنف ہیں، کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دراصل سورج کی طرح ہے جس کی کرنیں پوری دنیا کو منور کئے ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام تک سادگی اور عاجزی کو اپنائے رکھا۔

جارج برنارڈ شا:

جارج برنارڈ شا George Bernard Shaw کہتے ہیں کہ اگر روتی سسکتی انسانیت سکون چاہتی ہے تو اسے آج بھی وہ اصول رائج کرنے پڑیں گے جو پیغمبر اسلام نے چودہ سو سال پہلے پیش کئے تھے۔

ولیم مور:

سر ولیم مور Sir William More کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دور ہی کے عظیم ترین انسان نہیں تھے بلکہ آنے والے تمام انسانوں کی عظیم ترین ہستی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم ترین مدبر حکومت اور سیاستدان کی طرح مختلف الخیال اور مختلف العقیدہ اور آپس میں منتشر لوگوں کو یکجا اور متحد کرنے کا کام بڑی مہارت سے سرانجام دیا۔

آر۔ ایچ جارج:

عظیم مفکر جارج آر ایچ GeorgeR.H رقم طراز ہیں کہ تاریخ میں صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہی ایسی ہے جس نے مذہبی اور غیر مذہبی امور میں بھی عظیم کامیابی حاصل کی ہے۔

پروفیسر راما کرشنا راؤ:

پروفیسر راما کرشنا راؤ، میسور یونیورسٹی میں پروفیسر تھے، لکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک محبت اور اخوت سے لبریز تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر اپنے بدترین دشمن کو بھی معاف کرتے رہے ہیں۔ ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی گھٹا تھی جو خشک آسمانوں پر پھیل گئی، وہ روشنی کا ایک مینارہ تھی۔ چودہ صدیاں ختم ہوگئیں مگر یہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور امتداد زمانہ کے باوجود اس چراغ کی لو سے زمانہ آج تک رہنمائی حاصل کر رہا ہے۔ آپ مزید کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور اس کی پوری سچائی میں جانا بہت مشکل ہے۔ ہم صرف چند پہلوؤں کو ہی پکڑ سکتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی بھی ہیں، محمد ایک سپہ سالار بھی ہیں، تاجر بھی ہیں، خطیب بھی ہیں، مبلغ بھی ہیں، یتیموں کے مولیٰ بھی ہیں، غلاموں کے محافظ بھی ہیں، (مظلوم) عورتوں کے نجات دہندہ بھی ہیں، جج بھی ہیں، ولی بھی ہیں، ان تمام اعلیٰ صفات میں اور انسانی سرگرمیوں میں وہ ایک ہیرو

کی طرح ہیں۔

رانا بھگوان داس:

رانا بھگوان داس لکھتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اس کو تباہ کر دیتا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو یورپ کے تاریک زمانے دو چند بلکہ سہ چند تاریک تر ہو جاتے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو انسان ریگستانوں میں پڑے بھٹکتے پھرتے۔ جب میں آپ کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پہ بحیثیت مجموعی نظر ڈالتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھے؟ اور کیا رہے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار صحابیوں نے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی روح پھونک دی تھی کیا کیا کارنامے دکھائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سب سے بڑے بزرگ، سب سے برتر دکھائی دیتے ہیں۔

مہاتما موہن داس چند گاندھی جی:

بابائے قوم، مہاتما موہن داس کرم چند گاندھی جی کہتے ہیں کہ اس وقت جب کہ مغرب خطرناک تاریکی میں بھٹک رہا تھا مشرق میں روشن ہونے والے اسلام کے بلند سورج نے مستحق عذاب دنیا کو روشن و منور کر دیا اور باشندگان دنیا کو سلامتی، راحت وطمانیت بخشا، دین اسلام باطل مذہب نہیں، جب بھی ہندوؤں نے اس کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اور اس کے بارے میں تلاش و جستجو کی ہے تو وہ اس کے ایسے ہی گرویدہ ہو گئے جیسا میں اس کا گرویدہ ہوں۔

پنڈت گوپال کرشن:

پنڈت گوپال ایڈیٹر بھارت ساچار بمبئ مہاپرش کے عنوان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ یوں بیان کرتے ہیں: ”رشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کی زندگی پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ایشور نے ان کو سنسار سدھارنے کے لئے بھیجا تھا ان کے اندر وہ شکتی موجود تھی جو ایک گریٹ ریفامر اور ایک مہا پرش (ہستی اعظم) میں ہونی چاہئے وہ عرب کے فاتح اعظم تھے مگر مفتوح اقوام کے لئے پیغام رحم وکرم تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں ایک چمکتا ہوا ستارہ یہ بھی ہے کہ وہ امیر و غریب کو ایک ہی سطح پر زندگی بسر کرنے کا ڈھب سکھلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تھا کہ غریب کے پہلو میں بھی دل ہے جو اچھے سلوک سے خوش اور برے سلوک سے ناخوش ہوتا ہے۔“

جیسا کہ معلوم ہے کہ پیغمبر اسلام کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں جس کی خوب خوب تعریف کی جائے۔ آج یہ حقیقت ہے کہ پوری دنیا میں صبح وشام بلکہ ہر لمحہ اور ہر سیکنڈ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی جاتی ہے، لکھی جاتی ہے، سنی جاتی ہے، اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہیں، غیر مسلموں نے بھی آپ کے بارے میں بہت کچھ کہا اور لکھا ہے، انہوں نے بھی آپ کی سیرت پر کتابیں لکھیں، پی ایچ ڈی کئے، ریسرچ کئے، اور پھر دنیا کے سامنے گواہی دی، ہم کہاں تک ان کو شمار کرائیں؟

کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے کہ:

”حق وہ ہے، جس کی گواہی دشمن بھی دے۔“

مگر افسوس کہ ان غیر مسلموں نے صرف آپ کو جانا اور خوب جانا، لیکن مانا نہیں، کاش! کہ وہ مان بھی لیتے.... ☆☆

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس وناموس رسالت کنونشن

بھکر..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۶۱، ایم ایل تحصیل وضلع بھکر کے زیر اہتمام تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس جامع مسجد اقصیٰ میں ۱۷ تا ۱۹ جون ۲۰۲۲ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد کیا گیا، جس میں مولانا محمد زبیر ولید جامعہ قادریہ بھکر، مولانا عبدالماجد حیدری، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے تین دن عصر سے مغرب تک مختلف عنوانات پر لیکچر دیئے، بعد ازاں شرکاء کورس سے امتحان لیا گیا۔ کامیابی حاصل کرنے والے شرکاء کرام کے اعزاز میں ۲۴/جون ۲۰۲۲ء بعد نماز جمعہ ”تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کنونشن“ قاری محمد اسماعیل فاروقی کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ جس کا آغاز قاری محمد حمزہ اقبال کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام حافظ عثمان ابراہیم، حافظ محمد صادق حیدری، جہانگیر خان، رانا محمد ابراہیم احراری اور شہرت یافتہ نعت خواں جناب ذیشان وزیر صاحب نے پیش کیا۔ خصوصی خطاب مجاہد ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا جبکہ ختم نبوت کورس کے شرکاء کو اعزازی میڈل پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دست مبارک سے پہنایا گیا اور حضرت کی دعا سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ علاقہ بھر کے علماء کرام مولانا قمر اقبال سیفی ۵۲ چک، مولانا عبدالماجد حیدری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ، قاری عبدالقیوم ۶۷ چک، قاری عبدالغفار، مولانا عبدالرشید ودیگر کثیر احباب کرام نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

راولپنڈی کے مشہور میٹرو بس اسٹیشن شمس آباد کا نام تبدیل

ختم نبوت اسٹیشن رکھ دیا گیا

پُروقار تقریب میں نامور علمائے کرام، تاجر حضرات، اہم سماجی شخصیات کی شرکت

رپورٹ:....مولانا محمد طیب، اسلام آباد

جناب یوسف رضا گیلانی کے دور میں توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کی کوشش کی گئی تو پورے ملک کی طرح راولپنڈی، اسلام آباد میں بھی جلسے جلوس نکالے گئے، چنانچہ راولپنڈی میں جمعہ کے دن تمام اطراف کے جلوسوں کو کمیٹی چوک پر جمع ہوکر احتجاج کرنا تھا، جس کے انتظامات مکمل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاس تھے۔ راقم الحروف کمیٹی چوک پر احتجاجی جلسے کے انتظامات کررہا تھا کہ ذہن میں آیا کہ آج موقع غنیمت ہے، اس مشہور کمیٹی چوک کا نام ختم نبوت کے مبارک نام سے منسوب کردیا جائے، چنانچہ صرف ڈیڑھ گھنٹہ کے قلیل وقت میں مولانا زاہد وسیم اور عمر فاروق علوی کی معاونت سے خوبصورت بورڈ تیار کروایا گیا جس پر جلی حروف سے ’’ختم نبوت چوک‘‘ تجویز کنندہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، تائید کنندگان تمام سیاسی، مذہبی اور تاجر تنظیمات راولپنڈی لکھا ہوا تھا، چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، اہل سنت والجماعت، خدام اہل سنت والجماعت، قابل ذکر شخصیات حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزارویؒ، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا اشرف علی، تاجر رہنما محترم شاہد غفور پراچہ، شرجیل میر، ملک ارشاد اعوان کی موجودگی میں پُرہجوم اجتماع میں راقم نے کمیٹی چوک کو ختم نبوت کے مبارک نام سے تبدیل کرنے کی تجویز دی، اسٹیج پر موجود تمام رہنماؤں اور ہزاروں کے مجمع نے ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے بھرپور تائید کی تو فوراً بورڈ کی نقاب کشائی کراکر ایک پول پر نصب کردیا گیا۔ اب اسے سرکاری سطح پر منظوری کا مرحلہ طے کرنا تھا کہ حکومت ختم ہوگئی، نئی اتحادی حکومت آئی تو میٹرو بس کا اعلان ہوگیا، اس نئی صورت حال میں پوری جماعت اور احباب فکرمندی کے ساتھ مشاورت کررہے تھے کہ محترم پیر نصیر احمد گیلانی صاحب نے فون کیا کہ زاہد محمود جوہر صاحب راولپنڈی میں میٹرو بس کے کسی ایک اسٹیشن کا نام ختم نبوت کے نام پر رکھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ لہٰذا مشاورت ہوجائے، چنانچہ حاضر خدمت ہوا اور طے یہ ہوا کہ بزرگوں سے دعا کراکر کام کا آغاز کیا جائے۔

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عزیز الرحمن ثانی، محترم متین خالد سے قانونی مشاورت لی گئی تو انہوں نے بھرپور معاونت کیا مقامی سطح پر محترم پیر نصیر گیلانی، محترم طارق رحیم ملک، شیخ ناصر علی نے جناب زاہد محمود جوہر سے ہر ممکن تعاون کیا اور اکابرین مجلس نے مشاورت اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نتیجہ میں الحمدللہ! راولپنڈی کے مشہور میٹرو بس اسٹیشن شمس آباد کا نام تبدیل کرکے ختم نبوت کے نام سے رکھ دیا گیا۔

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منکیرہ

بھکر (مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ کے زیراہتمام تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۲۲ تا ۲۴ جون ۲۰۲۲ء بروز بدھ تا جمعرات، مغرب تا عشاء منعقد ہوا جس میں مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان اور مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا اور مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے خطابات کئے، جبکہ تیسرے روز حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب لاہور سے تشریف لائے اور جامع مسجد عائشہ صدیقہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ نمازِ جمعہ کے متصل بعد شرکاء کورس کو آخری دن کا لیکچر دیا اور الوداعی دعا کروائی، حق تعالیٰ مجدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ منکیرہ کے مولانا عبدالماجد حیدری، مولانا نادر انصاری، مولانا نسیم چوہدری عثمان، بھائی محمد امتیاز انجم ودیگر تمام دوستوں کی کاوشوں کو شرف مقبولیت سے نوازے۔ آمین۔

رمضان المبارک سے ایک ہفتہ پہلے تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے سرکاری سطح پر اعلان بھی کر دیا گیا جس سے تمام اہلِ اسلام خصوصاً عشاق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور کارکنانِ ختم نبوت کو خوشی ہوئی، ملک سے مبارک باد کے پیغامات موصول ہوئے، الحمدللہ! احباب کی رائے تھی کہ فوری طور پر ایک تقریب اسلام آباد کے کسی ہوٹل یا اسٹیشن کے قریب گلشن دادن میں ہو۔

چنانچہ طویل مشاورت کے بعد ۱۵/ جون ۲۰۲۲ء بروز بدھ بعد نماز مغرب بمقام گرینڈ ایونیو اصغر مال چوک سید پور روڈ راولپنڈی میں تقریب کے انعقاد کا اعلان کر دیا گیا۔ راقم کے ذمہ دعوت نامہ کی ترتیب و اشاعت اور اسلام آباد کے احباب سے ملاقاتیں طے ہوئیں، مولانا قاضی مشتاق احمد نے مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے رابطہ کیا جبکہ بندہ نے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، رانا حسن کے ٹی وی، خالد متین کے علاوہ پیر نصیر احمد گیلانی، طارق رحیم ملک، شیخ ناصر علی سے رابطہ کر کے تقریب میں شرکت کی خصوصی دعوت دی۔

بھائی محمد ناصر، افتخار اور مولانا طارق معاویہ نے تقریب کے انتظام و انصرام میں بھرپور تعاون کیا۔ ۱۵/ جون ۲۰۲۲ء کو بعد نماز ظہر مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا بعد نماز عصر حسن رانا اپنی ٹیم سمیت، راقم اور محمد ناصر، افتخار نے ختم نبوت اسٹیشن کا دورہ کر کے اس کے فوٹیج لئے، بعد نماز مغرب اس پُر وقار تقریب کا باقاعدہ آغاز قاری محمد اسماعیل، قاری محمد اخلاق مدنی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد و نعت کی سعادت پروانۂ ختم نبوت بابا خورشید احمد، حافظ اسامہ اور عبدالمعز نے حاصل کی، جبکہ تقریب کا انعقاد مولانا قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کی صدارت میں ہوا، مہمانانِ خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نماز مغرب کے بعد ہال میں تشریف لائے۔ بیانات کا آغاز ہوا۔ مولانا ثاقب الحسینی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک، مولانا اشرف علی، مولانا چراغ الدین، تاجر راہنما جناب شرجیل میر، جناب شاہد غفور پراچہ، جناب ارشد اعوان، طارق رحیم ملک، پیر نصیر احمد گیلانی، زاہد محمود جوہر، مولانا قاضی مشتاق احمد کے خطاب کے بعد خصوصی شیلڈز اہم شخصیات کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ہوا اور آخر میں مہمان خصوصی حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ کی دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب میں شریک تمام عشاق مصطفیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

جن بینکوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی ہے، وہ ہمیں غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے

لاہور... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی اپیل کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے بعد وہ کون سی قوتیں ہیں جو وطن عزیز کی معیشت سے سود جیسے ناسور کو نہیں نکلنے دے رہیں، جب تک ہم اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھیڑی ہوئی جنگ ختم نہیں کریں گے، ہماری معیشت مضبوط نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ جن بینکوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی ہے وہ ہمیں غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے، ہم اپنی معیشت میں سود کو برداشت نہیں کریں گے۔ سود کی لعنت سے نکلے بغیر ہم معاشی طور پر مضبوط نہیں ہو سکتے ہمیں اپنے رب سے توبہ کر کے سود سے جان چھڑانی ہوگی۔ راہنماؤں نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ سے اپیل واپس لی جائے۔ سود کے ذریعے سے یہودی لابیاں اپنی مکروہ سازشوں میں کامیاب ہوتی ہیں اور مظلوم اقوام کا معاشی و اقتصادی گھیرا تنگ کر کے ان کی زندگیوں کو اجیرن کر دیتے ہیں سودی معیشت استحصال کا دوسرا نام ہے ملک عزیز میں معیشت کی مضبوطی اس میں ہی ممکن ہے کہ سودی نظام کا مکمل خاتمہ کیا جائے اور اپنی معیشت کو اسلامی اصولوں کے مطابق چلایا جائے۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت کی جھوٹی نبوت دجل وفریب کے سہارے چلتی ہے

قادیانی مربیوں نے اپنے متبعین کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے

مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے دورۂ پشاور کے دوران مدارس میں دروس

مرسلہ: مولانا عابد کمال

مسلمانانِ پاکستان کے عقائد کے تحفظ کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک بھر میں وقتاً فوقتاً کانفرنسز اور کورسز کا انعقاد کرتی رہتی ہے، جس میں ملکی اور مقامی سطح کے علماء کرام، مقررین و مبلغین خطابات کرتے اور لیکچر دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے پشاور کا دورہ کیا اور مختلف مقامات پر خطابات کئے اور درس دیئے۔ ۲۱؍جون ۲۰۲۲ء بروز منگل انہوں نے دارالعلوم سادات پیر کلے چغر مٹی اور دارالعلوم حمایت الاسلام علجی کنڈر خیل پشاور کا دورہ کیا اور علماء و عامۃ الناس کے ایک بڑے مجمع کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت و فتنۂ قادیانیت کے موضوع پر درس دیا۔ اپنے درس میں انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت پر مدلل گفتگو کی اور فتنۂ قادیانیت کے دجل وفریب کو طشت ازبام کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل یہ پیشینگوئی فرمائی تھی کہ ”میرے بعد میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے لیکن میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک میں ”دجالون“ کا لفظ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ ان جھوٹے مدعیانِ نبوت کی جھوٹی نبوت جھوٹ اور دجل وفریب کے سہارے چلے گی۔ دجل کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دجل اس کو کہتے ہیں کہ حق اور باطل کو آپس میں اس طرح ملایا جائے کہ حق و باطل اور سچ و جھوٹ کی تمیز مشکل ہو جائے۔ مرزا قادیانی اور اس کے گماشتے آج بھی اسی دجل وفریب کی راہ پر چلتے ہوئے عام مسلمانوں کو دھوکے میں رکھ کر ان کا ایمان لوٹ رہے ہیں، وہ ہمارے مسلمان بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ ہم کلمہ تمہارا پڑھتے ہیں، نماز، زکوٰۃ اور حج آپ کے طریقے پر ادا کرتے ہیں۔ ہم بھی اذان دیتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں، لیکن پھر بھی مولوی لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی ہمیں کافر قرار دیا ہے۔ آخر ہمارا قصور کیا ہے؟ ہم بھی تو آپ کی طرح مسلمان ہیں۔ اس طرح کے سوالات کر کے وہ عام مسلمانوں بالخصوص ہماری نوجوان نسل، جنہیں دین کا گہرا علم نہیں ہوتا کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اور پھر موقع پا کر آسانی سے ان کا شکار کرتے ہیں، انہوں نے امت مسلمہ اور قادیانیوں کے عقائد میں فرق بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف اصولی ہے اور اصولی عقائد میں کسی ایک میں بھی اختلاف واقع ہونے سے انسان مسلمان نہیں رہتا، مثلاً:

☆...... ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا نبی مانتے ہیں۔

☆...... ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس کے برعکس قادیانی نبوت کو جاری مانتے ہیں۔

☆...... مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر زندہ اٹھایا ہے اور قیامت کے قریب وہ زمین پر نزول فرمائیں گے، لیکن قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ انہیں یہودیوں نے سولی پر لٹکایا ہے اور وہ وفات پا چکے ہیں۔

یہ اور اس جیسے بیسیوں عقائد ہیں، جن میں قادیانیوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف ہے، لہٰذا قادیانی کبھی مسلمان نہیں ہو سکتے، وہ پکے کافر ہیں۔

قادیانی اشکالات اور شبہات کے جوابات دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ قادیانی اگرچہ کلمہ ہمارا پڑھتے ہیں، لیکن وہ اس میں ”محمد رسول اللّٰہ“ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ یہ بات مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”کلمۃ الفصل“ میں

صراحت سے لکھی ہے، لیکن قادیانی مربیوں نے اپنے متبعین کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ قادیانیوں سے گفتگو کے دوران کئی جگہ جب میں نے انہیں یہ حوالہ سنایا تو وہ دنگ رہ گئے اور قادیانیت سے توبہ و تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ قادیانی دھوکا دہی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا مانتے ہیں، لیکن دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے اس کا مفہوم غلط بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی ہے: وہ شخص جس کے پاس نبی بنانے کی مہر ہو یا جس کی مہر سے نبی بنتے ہوں، یعنی جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مہر سے اس کو نبوت عطا کریں گے، انہوں نے کہا کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب قرآن و حدیث، اجماع امت اور عربی لغات کے اعتبار سے مکمل غلط ہے۔ نبوت عطائی منصب ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے منتخب کردہ برگزیدہ بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ اس میں کسی کے تقویٰ، پرہیزگاری یا اعمال صالحہ کو کوئی دخل نہیں۔ اگر منصبِ نبوت کسبی ہوتا اور نیک اعمال کی وجہ سے کسی کو عطا ہوتا تو خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ سے زیادہ پرہیزگار کون ہے؟ انہیں کیوں عطا نہیں ہوا؟ ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ اسلام میں صرف مرزا جیسے بدکردار شخص ہی کو ملا؟ لہٰذا خاتم النبیین کا یہ معنی لینا صریح غلطی اور گمراہی ہے۔ خاتم النبیین کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا، اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بند کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے کے آخری کڑی ہے۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی اس مقدس سلسلے میں داخل نہیں ہوگا۔ ہاں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت میں نازل ہوں گے، لیکن وہ نئے نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے، بلکہ ان کی بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوچکی ہے اور جب وہ نازل ہوں گے تو اگرچہ نبی ہوں گے، لیکن امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔ اپنی شریعت نہیں چلائیں گے بلکہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق قادیانی شبہات کے تاروپود بکھیرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی، جاوید غامدی اور انجینئر محمد علی مرزا جیسے دورِ حاضر کے نام نہاد دینی اسکالر قرآن کریم کی آیت: ’’اذ قال اللّٰہ یعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ‘‘(آل عمران:۵۵) سے استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں، لیکن یہ استدلال غلط ہے۔ آیت مبارکہ میں مذکورہ ’’متوفی‘‘ کا لفظ ’’توفی‘‘ سے ماخوذ ہے جس کا اپنا معنی موت دینا نہیں، بلکہ اس لفظ کا اصل مطلب ہے: کسی چیز کو پورا پورا وصول کرنا اور چونکہ موت اور نیند میں انسان کی روح کلی یا جزوی طور پر اوپر اٹھالی جاتی ہے، اس لئے یہ قرآن کریم اور عربی اسلوب میں موت اور نیند کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، لیکن آیت مبارکہ میں اس کا نیند یا موت کے معنی میں لینا درست نہیں، ورنہ معنی یہ ہوگا کہ: اے عیسیٰ! میں آپ کو یہودیوں کے آنے سے پہلے خود مار دیتا ہوں یا آپ کو سلا رہا ہوں تا کہ وہ آکر آپ کو آسانی سے مار دیں، حالانکہ یہ مطلب قطعاً درست نہیں، کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی تدبیر ناکام اور یہودیوں کی تدبیر کامیاب ہوگی، جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین ‘‘(آل عمران:۵۴)... اور ان کافروں نے (عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف) خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بہترین جاننے والا ہے... لہٰذا آیت مبارکہ کا صحیح اور درست مطلب یہ ہے کہ: اے عیسیٰؑ! میں آپ کو پورا پورا وصول کر رہا ہوں یعنی روح اور جسم سمیت اٹھا کر آسمانوں پر لے جارہا ہوں اور یہی جمہور امت کا عقیدہ ہے۔ علماء اور عوام الناس کو نصیحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری نئی نسل اپنے عقیدے سے بے خبر ہے، جبکہ باطل فتنے بالخصوص قادیانیت بھرپور تیاری کے ساتھ اپنے ناحق دین کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سادہ لوح مسلمان اس فتنے کا شکار ہورہے ہیں، لیکن وہ جتنی بھی کوشش کرلیں، جیت بالآخر اہلِ حق کی ہوکر رہے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منشور اور طریقۂ تبلیغ پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا مقابلہ کرنے سے ہمارا مقصد یہ نہیں کہ ہم انہیں جان سے مار دیں یا ان سے لڑ پڑیں بلکہ آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پُرامن طریقے سے اپنی تبلیغ جاری رکھیں اور امت مسلمہ کو اس فتنے سے بچائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، جن کے دور امارت میں

قومی اسمبلی کے اندر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا معرکہ سرکیا گیا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ: ''ہمیشہ مظلوم بن کر چلو، اللہ کی نصرت تمہارے شامل حال رہے گی۔'' ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالصتاً تبلیغی جماعت ہے، جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں، البتہ جو بھی سیاسی جماعت یا ممبر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت و ناموس رسالت پر پہرے داری کا کام کرے گا، ہم ان کا ساتھ دیں گے، ہم کسی سیاسی پارٹی کے ورکر بعد میں ہیں، اپنے آقا ومولیٰ کے غلام پہلے ہیں۔ آج جمعیت علماء اسلام ہی وہ سیاسی پارٹی ہے جو اسمبلی کے فلور پر اور باہر تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کی جنگ لڑ رہی ہے، لہٰذا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی بھرپور تائید وحمایت کرے گی۔

الحمدللہ! درس انتہائی مفید اور دوررس نتائج کا حامل رہا۔ درس میں سینکڑوں کی تعداد میں علماء و طلبا اور عوام الناس نے بھرپور دینی جذبے سے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخواہ کے امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، جن کے مدبرانہ فیصلوں کی بدولت اس قسم کے کورسز اور دروس منعقد ہوتے ہیں۔ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور مولانا عابد کمال اور ٹاؤن ٹو پشاور کے امیر مولانا بصیر خان بھی تبریک وتحسین کے مستحق ہیں جو پورے دورے میں حضرت کے ساتھ رہے اور انہی کی شبانہ روز کاوشوں سے اس قسم کے کورسز کا انعقاد ممکن بنا۔ اللہ تعالیٰ اس پر انہیں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

ڈسٹرکٹ بار کونسل نوشہرہ سے مفتی محمد راشد مدنی کا خطاب

۲۰/ جون بروز پیر دوپہر ساڑھے بارہ بجے ڈسٹرکٹ کونسل بار نوشہرہ میں عقیدۂ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوا، جس میں کثیر تعداد میں وکلاء نے شرکت کی۔ مہمانوں کے وفد کو ایڈوکیٹ حافظ نواب علی، صدر کونسل بار فداء محمد اور جنرل سیکریٹری کونسل بار عثمان خان نے خوش آمدید کہا۔ پروگرام کا آغاز حافظ نواب علی کی تلاوت سے ہوا، اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے ختم نبوت کے عنوان پر مدلل خطاب فرمایا۔ پروگرام میں (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ)، مولانا قاری محمد اسلم حقانی (صوبائی مبلغ کے پی کے) مولانا عابد کمال حقانی، (جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام ضلع نوشہرہ)، مولانا مفتی حاکم علی حقانی اور کئی علماء کرام نے شرکت کی بیان کے بعد ۱۰ منٹ سوالات کے لئے دیئے گئے جس میں وکلاء نے سوالات کئے اور مفتی محمد راشد نے احسن انداز میں جوابات دے کر مطمئن کیا اور پروگرام کے اختتام کے بعد صدر کونسل بار فداء محمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی ایسے پروگرامات تشکیل دیئے جائیں تاکہ وکلاء حضرات کی عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر مزید تیاری ہوسکے۔ علاوہ ازیں بعد از نماز عصر جامعہ ترتیل القرآن مسجد بابا کرم شاہ نیا محلّہ نوشہرہ میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس میں جامعہ ہذا کے طلبا کے علاوہ باہر سے بہت سے علماء کرام ومہمانان گرامی تشریف لائے۔ یہاں پر ختم نبوت و حیات سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر پُرمغز ومفصل خطاب ہوا۔ دونوں پروگراموں کی صدارت امیر جمعیت علماء اسلام و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ حضرت مولانا قاری محمد اسلم حقانی صاحب نے فرمائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور کے عہدیداران کا انتخاب

ہری پور (الفت قریشی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور کی رکنیت سازی کی تکمیل کے بعد ۵/ جون ۲۰۲۲ء بروز اتوار کو دفتر حلقہ امیر شریعتؒ سرائے صالح میں تحفظ ختم نبوت اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس کے مہمان خصوصی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی تھے۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز مولانا احسان عظیم کی تلاوت سے ہوا اور مولانا عدنان معاویہ نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ مفتی ہارون الرشید شامی نے اجلاس کے ایجنڈے پر تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ مولانا محمد طیب فاروقی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر تعارف، رکنیت سازی کی ترتیب اور تحفظ ختم نبوت کے کام کے انداز کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ جماعتی ترتیب کے مطابق اتفاق رائے سے ایک بار پھر مولانا فدا محمد خان امیر، پیر طریقت حضرت مولانا سیّد احسان علی شاہ نائب امیر اول، مفتی محمد عمران خان نائب امیر دوم، ناظم اعلیٰ مولانا مفتی ہارون الرشید شامی، ناظم تبلیغ مفتی شمس القدیر، ناظم نشرواشاعت، مفتی عام شہزادہ اور مولانا فیصل عباسی کو ناظم مالیات منتخب کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مولانا فدا محمد خان نے فرمائی۔ اجلاس میں ضلع بھر کے علماء کرام نے شرکت فرمائی، جن میں امیر جمعیت علماء اسلام ہری پور مولانا فیوض الرحمٰن المدنی، مولانا قاری ایوب، مولانا افضل علوی، پیر طریقت حاجی رحمت اللہ ودیگر حضرات شامل تھے۔

عیسائی پادریوں سے چند سوالات

قسط:۷

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

ان ’’مشتے نمونہ از خروارے‘‘ اعداد و شمار سے جو پورے یورپ کے نہیں بلکہ وہاں کے چند مخصوص گھروں کے ہیں اور وہ بھی چند مخصوص ایام کے ہیں، اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عورت و مرد کی بے حجابی اور اختلاط نے انسانوں کو بہیمیت کے کس حیا سوز درجہ تک پہنچا دیا ہے اور مذہب کو چھوڑنے والے اپنے اختراعی قوانین یا تہذیب جدید کی رو میں بہہ کر کس طرح اخلاق اور انسانیت سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں اور کس طرح خرمن امن وسکون میں آگ لگا کر جہنم کے دروازے بنی نوع انسان پر کھولے جارہے ہیں۔

یہی وہ یورپ کی تہذیب و ترقی اور اس کا روشن تمدن ہے جس کی طرف ’’مدعی سست، گواہ چست‘‘ کے مطابق یورپ سے زیادہ یورپ کے نئے شاگرد (ہمارے روشن خیال نوجوان) ہم کو بلارہے ہیں۔ مسئلہ حجاب شرعی کے خلاف اخبارات و رسائل کے کالم سیاہ کئے جارہے ہیں تاکہ ایشیا اس بے حجابی پر آجائے، جس پر یورپ پہنچ چکا ہے۔

افسوس کہ آنکھیں اندھی ہوگئیں، کان بہرے ہوگئے، زبانیں گنگ ہیں، دلوں پر پردے پڑ گئے اور دماغ ماؤف ہوگئے، مذہب اور بالخصوص اسلام کی عالم تاب روشنی دکھائی نہیں دیتی، بے حجابی کی انہیں مہلک نتائج کو دیکھ کر اسلام کی باحکمت شریعت نے اپنے حلقہ بگوشوں کو حیاء و ایمان کا سرمایہ دار بنایا تھا اور اس جاہلیت اولیٰ اور اس جاہلیت اخریٰ کے ان متعفن اور گندے اعمال کی پیروی کرنا تو کیا، ان کی ظاہری مشابہت اور صوری تشبہ سے بھی باز رکھا تھا۔ اس نے اس تبرج جاہلیت کے مقابلہ میں حجاب فطری کا ایک ایسا حیا آموز اور خوش انجام پروگرام پیش کیا ہے جس کی پیروی ایک طرف شریفانہ اخلاق اور خواتین اسلام کی آبرو کی کفیل اور دوسری طرف عام مادی فلاح و بہبود اور تحفظ انسانیت وقومیت کی ضامن ہے، جس کے دائرے میں نہ زنا قدم رکھتا ہے نہ دواعی زنا کی پیش چل سکتی ہے۔

(بحوالہ شرعی پردہ، ص:۲۲)

بے حجاب اقوام کی صحتیں بھی درست نہیں:

رہا آزاد اور بے حجاب قوموں کی صحت کا اچھا نظر آنا باوجودیکہ وہ بے حجابی اور بے حیائی، بلکہ برہنگی کی بھی ساری منزلیں طے کرچکی ہیں، سو یہ اس پر مبنی نہیں کہ ان کی صحت عامہ درست ہے بلکہ کچھ اس پر کہ ہماری آنکھوں کے سامنے طبقہ ہی وہ پیش کیا جاتا ہے جو صحت مند ہو، کچھ اس پر کہ اس کی ہر شوخی و شنگی اور نسوانی چلبلاہٹ جس سے صحت کا اندازہ ہوسکتا ہے، سب کی سب عام آنکھوں کے سامنے لائی جاتی ہے اور بہت کچھ اس پر کہ ان کے ہر حرکت و سکون کو حکمرانی کی آمیزش نے نظر فریب بنا کر آنکھوں کو اسے اچھا ہی دیکھنے پر مجبور کردیا ہے۔

پس ہم اس طبقہ نسواں کی صحت چلبلاہٹ اور تن درستانہ حرکات دیکھتے دیکھتے ان کی بقیہ اکثریت کو بھی اس پر قیاس کرلیتے ہیں اور ایک نمائشی طبقہ سے پوری قوم کے حالات کا اندازہ لگالیتے ہیں خواہ وہ روگی ہی کیوں نہ ہو، لیکن یہ قیاس اور اندازہ واقعات کی رو سے سراسر غلط اور ایک ناقابل تسلیم نتیجہ ہے۔

اگر ان بے حجاب اقوام کی اس نمائشی زندگی کو چھوڑ کر ان کی اندرونی زندگی پر نگاہ ڈالی جائے اور ان کو کھلی اور چھپی بیماریوں کے اعداد و شمار سامنے لائے جائیں تو اندازہ ہوگا کہ یہ اقوام نہ صرف بذات خود ہی طرح طرح کے امراض کے شکار ہیں بلکہ دنیا کی بنی ہوئی صحتوں میں بھی جہاں کوئی رخنہ پڑا ہے، وہ ان ہی کے مرضیلے جراثیم کی نحوست اور ان ہی کے عیاشانہ اور مرفہانہ تمدن کا فساد ہے۔ یورپ میں زن و مرد کے اس اختلاط اور بے حجابی کے اس ہیجان خیز آزادی نے اول تو قوت مردمی گھٹا کر ان میں نامردی و رضعف باہ ہی کا مرض عام کردیا ہے۔

(جاری ہے)

مسلم اُمہ متفقہ لائحہ عمل طے کر کے عالمی سطح پر بھارت سے جواب طلب کرے: شرکا ریلی کے مطالبات

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ چوبرجی لاہور کے زیرِاہتمام انڈیا میں ہونے والی گستاخی کے خلاف ریلی کا انعقاد کیا گیا، ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ نے شرکت کی۔ ریلی تحفظ ناموس رسالت چوبرجی تا سول سیکرٹریٹ لاہور تک نکالی گئی۔ شرکاء و عاشقان رسول نے مختلف قسم کے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ پلے کارڈز پر مختلف نعرے ”ناموس رسالت پر جان بھی قربان ہے، توہین رسالت سب سے بڑی دہشت گردی ہے، انڈیا کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات منقطع کئے جائیں“ درج تھے۔ مظاہرین نے انڈیا کی گستاخی کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ مظاہرین کا حکومت پاکستان سے بھارت سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے او آئی سی کی وزارت خارجہ کا فوری اجلاس بلا کر بھارتی انتہا پسندی اور گستاخی کے خلاف مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دینے کا مطالبہ کیا۔ بھارتی رہنما کی جانب سے گستاخانہ کلمات پر پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل چھلنی ہوئے ہیں مسلمان کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات بارے میں ایک لفظ بھی قابل برداشت نہیں۔ بھارتی حکومت ایسے رہنماؤں کو سخت سزا دے ورنہ دنیا کا امن خطرے میں پڑ جائے گا، مسلم اُمہ متفقہ لائحہ عمل طے کر کے عالمی سطح پر بھارت سے جواب طلب کرے۔ بھارت نظریاتی دہشت گردی کی انتہاء پر اتر آیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمارے دلوں میں بستے ہیں عالم اسلام کے ہر مسلمان کا دل عشق نبوی سے بھرا ہوا ہے، مسلمانوں کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا معاملہ اپنی جان مال اور عزت و آبرو سے بڑھ کر ہے۔ ہماری جان، مال اور اولاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، بی جے پی کے ترجمان کی گستاخی مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ آزادیٔ اظہار رائے کی آڑ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس سے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے کی کسی صورت اجازت نہیں دی جاسکتی۔ عالمی تنظیمیں بالخصوص او آئی سی بھارت کی نفرت اور اسلام دشمن پالیسیوں کا نوٹس لے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جاسکتی۔ ریلی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مفتی انیس احمد مظاہری، مولانا عبدالنعیم، ابراہیم سلیم خان، امیر گلشن راوی مولانا عزیز الرحمٰن، تاجر رہنما حاجی سعید الرحمٰن انصاری، جے یو آئی کے حافظ محمد اشرف گجر، مولانا غضنفر عزیز، وفاق المدارس العربیہ اور جامعہ اشرفیہ کے مفتی خرم یوسف، میاں محمد رضوان نفیس، تاجر رہنما ہیرا بٹ، مولانا محمد حمزہ ذکی، مولانا حبیب الرحمٰن ضیا، مولانا غلام مصطفیٰ ہزاروی، مفتی مختار احمد، مولانا محمد قاسم گجر، مفتی مختار احمد، مولانا مفتی محمد احسن، قاری داؤد نقشبندی، حافظ احمد الحسینی، قاری شفیق الرحمٰن، مولانا زاہد مدثر، مولانا شیر احمد و دیگر شریک ہوئے۔

نیشنل پریس کلب اسلام آباد پر احتجاجی مظاہرہ

اسلام آباد (مولانا محمد طیب) ہندوستان میں حکمران جماعت بی جے پی کی ترجمان نوپور شرما کی ٹی وی شو میں محسن انسانیت، جناب خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے خلاف جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کا مشترکہ مظاہرہ، ۵/ جون ۲۰۲۲ء بروز جمعہ شام پانچ بجے نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے سامنے بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا مفتی عبدالرشید امیر مجلس اسلام آباد، نائب امیر مولانا راحت حسین شاہ، مرکزی مبلغ اسلام آباد مولانا محمد طیب، مولانا قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا فخر الاسلام امیر جمعیت علماء اسلام عبدالمجید ہزاروی، مولانا عبدالرشید توحیدی، جنرل سیکریٹری مولانا مفتی محمد عبداللہ، مدارس کی ترجمانی مولانا تنویر احمد علوی نائب مہتمم جامعہ محمدیہ نے کی، جبکہ مولانا عبدالکریم مہتمم جامعہ قاسمیہ، مولانا محمد ادریس جامعہ سبیل الہدیٰ کے علاوہ راجہ فیصل بلال حلقہ باون کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی خطاب کیا۔ احتجاجی مظاہرے کا اختتام مولانا حبیب الرحمٰن کی دعا پر ہوا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد طارق معاویہ سلمہ ہیں۔ موصوف نے ہمارے جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے ایک سال کا تخصص فی الفقہ وختم نبوت کا کورس کیا۔ ان کی دعوت پر راولپنڈی کا چار روزہ تبلیغی واصلاحی دورہ ہوا۔

جامع مسجد تقویٰ بنگش کالونی راولپنڈی سے تبلیغی دورہ کا آغاز ہوا۔ ۵/جون ۲۰۲۲ء کو مولانا محمد سلیم مدظلہ کی صدارت میں مغرب سے عشاء تک جلسہ منعقد ہوا، جس میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ تلاوت ونعت کے بعد ڈویژنل مبلغ مولانا محمد طارق معاویہ نے پروگرام کی غرض و غایت بیان کی۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلہ نے قادیانی کافر کیوں؟ کے عنوان پر پُرمغز لیکچر دیا۔ پروجیکٹر کے ذریعہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے کفریہ حوالہ جات پیش کئے، آخر میں راقم نے ختم نبوت کی تحریکوں اور مطالبات پر روشنی ڈالی۔

جامعہ علی المرتضیٰ میں تربیتی پروگرام: مولانا مفتی غلام ناصر کی دعوت پر صبح دس بجے جامعہ کے طلبہ واساتذہ کرام کے لئے تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلہ نے پروجیکٹر کے ذریعہ مرزا قادیانی کی خرافات کے حوالہ جات دکھلائے، جبکہ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت سے متعلق طلبہ وعلماء کرام کی ذمہ داری پر بیان کیا۔ جامعہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ پروگرام میں طلبہ کے متعلقین نے بھی شرکت کی۔

جامع مسجد الکوثر چاہ سلطان: میں مغرب سے عشاء تک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت جامع الکوثر کے خطیب مولانا مفتی عبداللہ نے کی۔ مسجد ہذا میں ایک عرصہ قاری عبدالرزاقؒ امام و خطیب رہے۔ امامت وخطابت کے ساتھ ساتھ بچوں اور بچیوں کو ناظرہ و حفظ قرآن پڑھاتے۔ سینکڑوں بچوں اور بچیوں نے آپ سے قرآن پاک حفظ کیا۔ قاری عبدالرزاقؒ نے یہ مدرسہ ۱۹۷۲ء میں شروع کیا اور ۲۰۱۴ء میں ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے مولانا قاری محمد زبیر، قاری محمد عمیر کو سوگوار چھوڑا۔

جامعہ فرقانیہ میں قیام: جامعہ فرقان کے بانی مولانا عبدالحکیم ہزارویؒ تھے، جو ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ہزارہ سے ایم این اے بنے۔ اصلاحی تعلق خانقاہ سراجیہ سے تھا۔ جمعیت میں اختلاف ہوا تو آپ مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے گروپ میں چلے گئے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں لاہوری گروپ کے محضر نامہ کا جواب مولانا غلام غوث ہزاروی کے ساتھ مل کر دیا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا عبدالمجید ہزارویؒ آپ کے جانشین مقرر ہوئے اور جامعہ فرقانیہ کے مہتمم بھی۔ خدام ختم نبوت نے ایک رات اور دو دن ان کے جامعہ میں گزارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے امیر مولانا قاضی مشتاق احمد مدظلہ اسی جامعہ کے شیخ الحدیث ہیں اور امیر محترم سے جامعہ ہی میں ملاقات ہوئی۔

مجلس اسلام آباد کا اجلاس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۹/جون ۲۰۲۲ء کو ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوا۔ صدارت مولانا مفتی عبدالرشید نے کی۔ شرکاء اجلاس قاری عبدالوحید قاسمی، قاری عزیز الرحمٰن، مولانا سیّد راحت حسین، مولانا مفتی محمد عبداللہ، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، مولانا محمد طیب نے شرکت کی، جبکہ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں دسمبر میں بڑی کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۱۰/جون ۲۰۲۲ء کو پریس کلب کے سامنے انڈین گستاخان رسول کی دریدہ ذہنی کے خلاف بھرپور مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا محمد مکی کے فرزند مولانا محمد عارف مکیؒ، مولانا محبّ اللہ لورالائی کے جواں سال بیٹے مولانا غلام سرور بہار کھاکھی، اللہ بچایا پھوپھا مولانا محمد طیب کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ انڈین گستاخانِ رسول کی گستاخی کی پُرزور مذمت کی گئی اور عوام سے انڈین مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا۔

جامع مسجد اولیٰ G/7/3 اسلام آباد کے خطیب مولانا قاری عزیز الرحمٰن عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت کے مقامی رہنما ہیں۔ آپ کی دعوت پر مولانا محمد طیب حفظہ اللہ کی معیت میں ۹؍جون مغرب کی نماز کے بعد ناموس رسالت اور گستاخانِ رسول کی سزا ’’سزائے موت‘‘ کے عنوان پر بیان ہوا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود سراپا رحمت ہونے کے آپ نے گستاخان کے قتل کا حکم فرمایا اور آپ کے حکم سے مدینہ طیبہ کے گستاخان کعب ابن اشرف، ابوعفک اور ابورافع یہودی قتل کئے گئے اور آج تک امت اس مسئلہ پر متفق چلی آ رہی ہے کہ گستاخ رسول کی سزا موت ہے۔

مولانا مفتی عبدالرشید مدظلہ کا صحبانہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر مولانا مفتی عبدالرشید مدظلہ نے مقامی جماعت کے عہدیداروں مولانا قاری عزیز الرحمٰن، مولانا سیّد راحت حسین شاہ، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، مولانا محمد طیب کے اعزاز میں صحبانہ دیا، جبکہ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں اسلاموفوبیا کے عنوان سے آئے روز سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں دریدہ دہنی کرکے مسلمانانِ عالم کے قلوب و اذہان کو زخمی کیا جاتا ہے۔ مجلس اسلام آباد کے زعماء نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ او آئی سی کا اجلاس بلاکر اسلامیانِ عالم متفقہ لائحہ عمل طے کریں۔ نیز انڈیا سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جامع مسجد آماں گڑھ (گلشن آباد) میں خطبہ جمعہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا محمد رمضان علویؒ ایک عرصہ تک اس مسجد کے خطیب رہے۔ آپ بنیادی طور پر سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ میں بھی پیچھے نہیں رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ادوار مبارکہ میں مجلس کی شوریٰ کے ممبر، اسلم قریشی کیس، وفاقی شرعی عدالت کے کیسوں میں مجلس کی بھرپور نمائندگی فرماتے رہے۔ اصلاحی تعلق خانقاہ سراجیہ کے دوسرے سجادہ نشین مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ سے رہا۔ حضرت ثانیؒ کی وفات کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تعلق برقرار رکھا۔ ۱۸؍جنوری ۱۹۹۰ء کو وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ آبائی علاقہ بھیرہ میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی اور انہیں آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن علوی مدظلہ جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی کے خطیب مقرر ہوئے۔ ان کے حکم پر ۱۰؍جون کا جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے دیا، جس میں ہزاروں افراد نے بیان سنا۔

مکی مسجد اٹک: مسجد کے خطیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے امیر مولانا قاضی ثاقب الحسینی مدظلہ ہیں۔ ان کے حکم پر جمعۃ المبارک سے فارغ ہوکر اٹک کا سفر کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد اٹک کے کلمہ چوک پر عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت مظاہرہ ہوا، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت فرماکر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت کا ثبوت دیا۔ مظاہرین سے دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، تاجر تنظیموں کے ذمہ داروں، علماء کرام، مشائخ عظام نے خطاب کرتے ہوئے عوام سے انڈین مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔ نیز تاجر تنظیموں نے خود بھی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ ۱۱؍جون ۲۰۲۲ء صبح کی نماز کے بعد راقم الحروف نے گستاخ رسول کی سزا سزائے موت کے عنوان پر باحوالہ گفتگو کی۔

۵ روزہ خیبر پختونخواہ کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا محمد عابد کمال کی دعوت پر پانچ روزہ دورہ پر نوشہرہ حاضری ہوئی۔ تبلیغی دورہ کا آغاز نوشہرہ کے علاقہ نظام پور سے ہوا۔ جہاں مقامی العصر ہائی اسکول میں قرب و جوار کے دیگر اسکولوں سے سینکڑوں طلبہ شریک ہوئے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا عابد کمال سلمہ نے تقریباً پون گھنٹہ بچوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ آخری خطاب محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ بچوں کی عمریں چونکہ چھوٹی تھیں۔ اس لئے وہ نہیں سمجھ پا رہے تھے۔ بعد ازاں جامع مسجد تھانہ میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ صدارت نوشہرہ کے امیر مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ نے کی۔ آخری خطاب محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تھا۔ موصوف نے مختصر خطاب کے بعد طلبہ سے کچھ سوالات پوچھے، صحیح جوابات دینے والے طلبہ کو نقد انعامات دیئے گئے۔ اسکول میں تقریب کا اہتمام مولانا عمر خطاب، مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد زبیر اور دوسرے ٹیچرز نے کیا۔

جامع مسجد مفلکی نوشہرہ میں جلسہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد مفلکی میں قاری محمد اسلم مدظلہ کی صدارت میں عصر کی نماز کے بعد جلسہ

منعقد ہوا، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مولانا عابد کمال کا پشتو اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اردو زبان میں خطاب کیا۔ تلاوت ونعت کا شرف مقامی احباب نے حاصل کیا۔ مقررین نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد، ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک مسلمان کی ذمہ داری کے عنوان پر خطاب کیا، گستاخ ممالک فرانس اور انڈیا کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی مسلمانانِ عالم سے اپیل کی۔

جامعہ فریدیہ دوآبہ ہنگو میں جلسہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ فریدیہ دوآبہ میں ظہر کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت جامعہ کے بانی، ہزاروں مریدوں کے پیر، علاقہ کی ہردلعزیز شخصیت حضرت پیر محمد عباس مدظلہ نے کی جس میں سینکڑوں سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی، جلسہ کا اہتمام مولانا مفتی محمد دین نقشبندی نے کیا۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا عابد کمال سلمہ کا پشتو اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا اردو زبانوں میں بیان ہوا۔ مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ نیز مقررین نے قادیانیوں اور گستاخ ممالک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ یہاں بھی ہزاروں مسلمان جلسہ میں شریک ہوئے پیر محمد عمران مدظلہ کئی ایک دینی مدارس کے بانی ہیں۔

ٹل ہنگو میں عظیم الشان جلسہ: جامع مسجد گنبدوالی ٹل میں عشاء کی نماز کے بعد عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا علیم اللہ مدظلہ شیخ الحدیث نے کی، جبکہ مولانا زاہد اللہ، مولانا سیف اللہ مہمانانِ خصوصی تھے۔ جلسہ کا انتظام مولانا مفتی محمد دین نقشبندی نے کیا۔ یہ مسجد عرصہ دراز سے اہل حق کا مرکز چلی آ رہی ہے۔ مقامی احباب نے بتلایا کہ اس مسجد میں امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاءاللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماتے رہے۔ بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران سرحد اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے والے ایم پی اے مولانا حبیب گلؒ ہنگو ٹل کے تھے۔ ٹل میں دارالعلوم دیوبند کے چالیس فضلاء گزرے ہیں۔ مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے حوالہ سے بیانات ہوئے۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہ کر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جامعہ مفتاح العلوم ہنگو میں علماء وطلبہ سے خطاب: جامعہ مفتاح العلوم ہنگو میں اہل حق کی قدیمی درسگاہ ہے۔ جس کے بانی مولانا سیّد حافظ فخرالاسلام کا کا خیل تھے۔ ۱۹۵۲ء میں جامعہ کی بنیاد رکھی۔ جامعہ جمعیت علماء اسلام اور اہل حق کی دینی جماعتوں کا مرکز ہے۔ اس مرکز میں امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ، حضرت محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ بار بار تشریف لائے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں سرحد اسمبلی میں جس شخص نے ختم نبوت کی قرارداد پیش کی۔ وہ مولانا حبیب گلؒ تھے جنہیں مولانا سیّد فخرالاسلام کا کا خیلؒ نے الیکشن ۱۹۷۴ء میں کھڑا کیا، مولانا حبیب گلؒ کے الیکشن میں صرف تین سو روپے خرچ ہوئے، مولانا سیّد فخرالاسلامؒ ۱۹۸۸ء میں فوت ہوئے، ان کی وفات کے بعد میاں ضیاء الاسلام کا کا خیل مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ موخرالذکر ہنگو میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ہیں۔ ان کی دعوت پر ۱۳؍جون کو ۱۱بجے صبح پروگرام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت انہوں نے خود کی۔ جس میں علاقہ بھر کے علماء کرام، مشائخ عظام، طلبہ اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا عابد کمال کا پشتو میں اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کا اردو میں بیان ہوا۔

عینک خماری ٹھری کرک میں جلسہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد عینک خماری ٹھری ٹاؤن میں مغرب کی نماز کے بعد عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت حاجی محمد جاوید نے کی، جبکہ مولانا زاہداللہ اور حاجی محمد اسلام مہمانانِ خصوصی تھے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا عابد کمال کا پشتو میں اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا اردو میں قادیانیوں کی ملت دشمنی اور کفریہ عقائد پر بیان ہوا۔ نیز ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے امت کے چودہ سو سالہ تعامل کو بیان کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ امت نے کبھی بھی گستاخ رسول کو برداشت نہیں کیا، بلکہ امام مالکؒ نے یہاں تک فرمادیا کہ امت کو امت رسول کہلانے کا کوئی حق نہیں اگر وہ ناموس رسالت کی تحفظ نہ کر سکے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-سی اور ۲۹۵-سی پر مکمل عمل کا مطالبہ کیا گیا۔ جلسہ راقم الحروف کی دعا پر ختم ہوا۔

دارالعلوم کرک میں جلسہ: دارالعلوم کرک

کی بنیاد مولانا مفتی فضل ربی مدظلہ نے ۲۰۱۱ء میں رکھی۔ مدرسہ جامعہ کی شکل اختیار کررہا ہے۔ سادسہ تک تعلیم ہوتی ہے۔ ۱۵۰ طلبہ کرام ۱۶ اساتذہ کرام کی زیرنگرانی تعلیمات نبوی کے زیور سے آراستہ پیراستہ ہورہے ہیں۔ ۱۴/جون ظہر سے عصر تک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مقامی امیر قاری محمود الرحمٰن نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ پختون ذوق کے مطابق سینکڑوں سے متجاوز حضرات نے جلسہ میں شرکت کی۔ مولانا مفتی کرامت اللہ، مولانا سیف الاسلام، حافظ محمد جاوید، حاجی محمد اسلم مہمانانِ خصوصی تھے۔ مقامی جماعت نے شہر میں جی ٹی روڈ پر دفتر قائم کررکھا ہے۔ جس میں مجلس کی تمام مطبوعات بھی رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں۔ کرک وہ علاقہ ہے جہاں بیری کے درخت کثرت کے ساتھ ہیں۔ بیری والا شہد یہاں کا مشہور ہے۔ نیز اس علاقہ میں نمک کے بھی پہاڑ ہیں۔

کرک سے فارغ ہوکر بنوں کا رخ کیا، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی حفظہ اللہ مبلغین ختم نبوت کا انتظار کررہے تھے، مبلغین کو لے کر جامعہ دارالہدیٰ پہنچے۔ جامعہ کے اساتذہ کرام اور مضافات کے علماء کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ ایک مجلس رکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ ۱۴/جون مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ دارالہدیٰ میں حاضری ہوئی۔ مہتمم جامعہ نے مقامی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی، مولانا عابد کمال اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کا استقبال کیا اور ان کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جب سے مفتی عظمت اللہ سعدی حفظہ اللہ مجلس بنوں کے امیر منتخب ہوئے ہیں مجلس کا کام ویلج کونسل کی حد تک وسیع ہوگیا ہے۔ مفتی صاحب کو اچھے رفقاء میسر آئے ہیں۔ ہر سال بڑی کانفرنس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے پروگرام منعقد کراتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴/جون رات کا قیام مفتی صاحب کے مرکز ختم نبوت میں رہا۔ ۱۵/جون کو تخصص فی الافتاء کے علماء کرام سے راقم نے ’’قادیانیوں کا مسلمانوں سے بنیادی مسائل میں اختلاف‘‘ کے عنوان سے خطاب کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا عبدالرحیم سے اظہار تعزیت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم مدظلہ کے برادر صغیر مولانا رفیع الدینؒ جو پچھلے دنوں جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ جن کے تعارف سے متعلق راقم کا مختصر مضمون کسی شمارہ میں شائع ہوچکا ہے۔ مولانا عابد کمال، مولانا محمد ابراہیم ادہمی کی معیت میں ان کے حجرہ میں حاضری ہوئی اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

لنڈیوا ضلع لکی مروت میں ختم نبوت کانفرنس: لنڈیوا ضلع لکی میں ۱۵/جون ۲۰۲۲ء کو ظہر کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عبدالرحیم ناظم اعلیٰ نے کی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا امان اللہ کے فرزند ارجمند مولانا اشرف علی، مولانا عابد کمال، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے خطاب کیا جبکہ آخری خطاب مولانا محمد اسماعیل کا ہوا۔ آپ نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک، مولانا صدرالشہید بنوں، مولانا نعمت اللہ خان کوہاٹ کی تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں کردار کو سراہا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا، بعدازاں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، مولانا سمیع الحقؒ، مولانا شہید احمد کے کردار کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسمبلی سے باہر اور جمعیت علماء اسلام نے اسمبلی میں قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قوانین کے خاتمہ کا ایجنڈا لے کر آنے والے ختم ہوگئے لیکن ختم نبوت کے پروانے، ناموس رسالت کے دیوانے کردار ادا کررہے ہیں اور قیامت تک ادا کرتے رہیں گے۔ کانفرنس مغرب سے تھوڑی دیر پہلے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا پر ختم ہوئی۔

ماسٹر محمد عمر خان کے ہاں قیام: ماسٹر محمد عمر خان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کے بےلوث کارکن ہیں۔ لنڈیوا کی کانفرنس سے فارغ ہوکر رات کا قیام ماسٹر محمد عمر خان کی قیام گاہ پر کیا اور صبح کی نماز کے بعد مسجد ناز محمد غزنی خیل میں درس دیا، جبکہ مولانا عابد کمال، مولانا ابراہیم ادہمی کی معیت میں سرائے نورنگ اور بنوں کے لئے تشریف لے گئے۔ ان تمام پروگراموں کی کامیابی کا سہرا مولانا عابد کمال کے سر ہے کہ انہوں نے اپنے صوبہ میں یہ پروگرام ترتیب دیئے اور پانچ یوم تک راقم الحروف کے ساتھ رہے۔ پختون قوم کی خوبی یہ ہے کہ اسے جس وقت بھی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی جائے اس وقت مقرر سے پہلے سو پچاس آدمی تشریف فرما ہوتے ہیں۔☆☆☆

مولانا مفتی عبدالجلیلؒ کوٹ ادو

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی عبدالجلیلؒ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے قدیم فضلاء میں سے تھے۔ آپ نے احادیث نبویہ کی تعلیم حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، حضرت علامہ محمد شریف کاشمیریؒ جیسی جبال العلم شخصیات سے حاصل کی، جبکہ ابتدائی کتب حضرت مولانا مسعود احمدؒ کوٹ ادو سے پڑھیں۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی سرپرستی میں مدرسہ مظاہرالعلوم کی کوٹ ادو میں بنیاد رکھی۔ جس نے مکتب سے ترقی کرکے جامعہ کی حیثیت اختیار کرلی۔ کوٹ ادو میں ان کے مدرسہ میں دورۂ حدیث شریف تک تمام کتب اور درجات کی تعلیم ہوتی ہے۔

آپ نے اپنے علاقہ میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مرکزی مجلس عمل کے فیصلہ کہ ’’قادیانیوں کا اقتصادی وعمرانی بائیکاٹ کیا جائے‘‘ پرعملدرآمد کرانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ تاآنکہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء میں ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانی غیرمسلم اقلیت قرار پائے۔ آپؒ نے ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

آپ نے جمعیت علماء اسلام کے اکابرین حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ کی قیادت باسعادت میں جمعیت علماء اسلام کی آبیاری میں کوئی کسر روا نہ رکھی۔ جمعیت کے پلیٹ فارم سے الیکشن میں کئی مرتبہ حصہ لیا، اگرچہ کامیاب نہ ہوسکے۔ لیکن ہزاروں ووٹ لے کر دوسرے نمبر پر آئے۔ ہمارے جنوبی پنجاب میں زمیندارہ سسٹم ہے، مقامی زمیندار جس پارٹی کی طرف سے الیکشن میں حصہ لے، ووٹ اس کے ہوتے ہیں۔ مولانا کو نظریاتی ووٹ ملتے۔ کوٹ ادو کے علاقہ میں کھر برادری موثر برادری ہے۔ جناب غلام مصطفیٰ کھر اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ زمیندارہ سسٹم کے مطابق علاقہ میں ان کا خاصا اثر و رسوخ ہے، چونکہ وہ علاقہ کے بڑے زمیندار ہیں، لہٰذا چھوٹے زمینداران کے ساتھ ہوتے لیکن دینی ووٹ بھی خاصی تعداد میں ہے جو مفتی صاحبؒ کو ملتا رہا ہے۔ کھروں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے والا بھی ناکام ہوجاتا ہے، بہرحال جب تک مولانا تندرست رہے سیاسی، سماجی اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھی والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ راقم کئی مرتبہ ان کے جامعہ میں چناب نگر کورس کی دعوت دینے کے لئے گیا، بہت ہی محبت سے پیش آئے، طلبہ میں اعلان کرایا، جب خود تندرست تھے تو اپنی نگرانی میں بیان کراتے، علالت کے بعد اگرچہ خود تو نہ بیٹھ سکتے، لیکن اساتذہ کرام کو ہدایت فرماتے کہ بیان میں بیٹھیں۔ جماعتی کارگزاری سن کر انتہائی خوشی محسوس فرماتے۔

نیز آپ نے ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک نے ایسے بزرگوں کی شبانہ روز محنتوں سے تحریک کو کامیابی سے ہم کنار فرمایا اور ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی، اس فیصلہ پر بھی پھولے نہ سمائے۔

مولانا بہت ہی باہمت اور فکر والے انسان تھے۔ مظفرگڑھ، ملتان، لیہ، ڈیرہ غازی خان اضلاع میں نوے کے قریب مدارس ومکاتب قائم کئے، یہ مکاتب نہیں بلکہ دین کے باغات ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز! ان باغات کے ثمرات انہیں قبر و حشر میں کام آئیں گے۔ انہوں نے پسماندگان میں چار بیٹے اور بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ دو بیٹے عالم اور دو بیٹے حافظ وقاری ہیں۔ ایک عرصہ سے پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا چلے آرہے تھے، جو جان لیوا ثابت ہوا اور ۲/جون ۲۰۲۲ء کو انتقال فرمایا، آپ کے بڑے بیٹے مولانا محمد اشفاق مدظلہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور انہیں اسٹیڈیم کے قریب قبرستان میں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد ساجد، مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا حافظ محمد انس نے جنازہ میں مجلس کی نمائندگی کی۔ ☆☆☆

بیس نشستوں پر مشتمل
پانچواں سالانہ سلسلہ وار

تحفظِ ختمِ نبوّة

ٹیچر ٹریننگ کورس برائے خواتین | لیول-1

زیرِ سرپرستی	بہ فیضانِ نظر	زیرِ نگرانی
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی	شیخ الحدیث، استاذ الاساتذہ، رئیس العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ امیر ہشتم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

موضوعات:

- عقیدہ ختم نبوت
- حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ
- فتنہ قادیانیت
- تحاریک ہائے ختم نبوت
- قانون ناموس رسالت
- قیامت کی نشانیاں
- اور دیگر اہم عنوانات

شرائط داخلہ: کم از کم میٹرک تک تعلیم ہو یا کسی مدرسے سے دراسات یا درس نظامی کیا ہو۔ عمر کی کوئی قید نہیں۔

نوٹ: لیول-1 کی تکمیل کے بعد لیول-2 اور لیول-3 کا آغاز ہوگا، جس میں صرف انہی طالبات کو داخلہ دیا جائے گا جنہوں نے لیول-1 مکمل کرلیا ہوگا۔

مقام: مدرسہ عائشہ تعلیم القرآن
مکان نمبر A-54 شاہ فیصل کالونی نمبر 1، بٹ صاحب فوڈ والی گلی، کراچی

تاریخ: 31 جولائی تا 11 دسمبر 2022ء
ہر اتوار سہ پہر 3:00 تا 4:30 بجے

رابطہ: 0333-6552183 | 0333-3066062

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّة حلقہ شاہ فیصل کالونی کراچی